﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿…اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 25 | جمعۃ المبارک 02؍نومبر 2018ء | 23 صفر 1440 ہجری قمری ❁ 02؍نبوت 1397 ہجری شمسی | شمارہ 44

انسان کی بنیادی ضروریات

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لئے گھر، تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ پیٹ بھرنے کے لئے روٹی اور (پینے کے لئے) پانی۔

(ترمذی کتاب الزہد حدیث نمبر:2263)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں ایک ایسا شخص ہوں کہ مجھے قادر وتوانا اللہ کی جناب سے علم سکھایا گیا اور میرے ربّ نے ہر باریک نکتہ میرے لئے آسان کردیا۔ اور ہر سفر کی مشکلات سے مجھے بچایا اور عافیت بخشی، میرے ساتھ خالص محبت کی اور مجھے میرے نفس کے گھر سے اپنے عظیم اور وسیع گھر کی طرف لے گیا۔

(گزشتہ سے پیوستہ) یہ رسالہ تمہید اور دو ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں اہلِ نظر اور متقی قوم کے لئے ہدایات ہیں۔ میری اللہ سے التجا ہے کہ وہ اس میں برکت رکھ دے اور ازرہِ رحمت اسے تاثیر کے عطر سے ممسوح فرماوے۔ ہمیں اُسی قدر علم ہے جو اس نے ہمیں سکھایا اور وہی سب سے بہتر معلّم ہے۔

———★———

تمہید

اے معزز حضرات! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ مَیں ایک ایسا شخص ہوں کہ مجھے قادر وتوانا اللہ کی جناب سے علم سکھایا گیا اور میرے ربّ نے ہر باریک نکتہ میرے لئے آسان کردیا۔ اور ہر سفر کی مشکلات سے مجھے بچایا اور عافیت بخشی، میرے ساتھ خالص محبت کی اور مجھے میرے نفس کے گھر سے اپنے عظیم اور وسیع گھر کی طرف لے گیا۔ پھر جب مَیں صحراؤں اور سمندروں کو عبور کرنے کے بعد حقیقی قبلہ تک پہنچا اور اس کے چنیدہ گھر کے طواف کا مجھے شرف حاصل ہوا۔ اور میرے ربّ کی مہربانی نے میری استعدادوں کو جلا بخشنے کی تجدید کے ساتھ اور اسرار تک رسائی کے لئے مجھے مخصوص کرلیا اور میرا ربّ میرا حبیب اور میرا محب بن گیا۔ اور میں نے اپنا پورا وجود اس کے سپرد کردیا۔ اور میں نے اس کی جناب سے دقائق و اسرار کا ہر علم حاصل کرلیا اور تمام نظریات و افکار میں مَیں اس کی جناب سے رنگین کیا گیا۔ تو میں نے قوم و ملّت کے فرقوں کے درمیان ہر اختلافی امر کی جانب اپنی توجہ کی باگ موڑ دی اور ہر معاملہ کے سبب اور اُس کی علّت کی چھان بین کی اور بحث و تدقیق کا کوئی مقام نہ چھوڑا۔ مگر تحقیق کی رو سے اس امر کی اصلیت کو مَیں نے ظاہر کردیا اور مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ لوگوں نے اپنے قضیوں کے فیصلہ میں جو غلطیاں کیں اور جن غلطیوں کا ارتکاب کیا اُس کی صرف اور صرف یہ وجہ تھی کہ وہ غفلت کے باعث ایک طرف سے ہٹ کر دوسری جانب مائل ہوگئے اور بغیر علم کے صرف ایک پہلو کو بڑا (اہم) بنالیا اور اس کے مخالف پہلو کو چھوٹا اور حقیر سمجھا۔ اور یہ نفس کی عادت ہے کہ جب وہ کسی مطلوبہ شَے کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو تو وہ ان اشیاء کو جو اس کے مخالف ہوں بھول جایا کرتا ہے اور ہمدردی کرنے والوں کی نصیحت کو نہیں سنتا بلکہ بسااوقات اُن سے دشمنی کرنے لگتا ہے۔ اور انہیں دشمنوں کی طرح سمجھتا ہے۔ نہ وہ ان کی مجالس میں حاضر ہوتا اور نہ ہی دل پر دبیز پردے کی بنا پر وہ ان کی باتوں کو غور سے سنتا ہے۔ اور ان خرابیوں کے کئی اسباب وعلل، طریقے اور راستے ہیں۔ اور اُن کا سب سے بڑا سبب قساوتِ قلبی، گناہوں کی جانب میلان، روزِ آخرت کے محاسبہ کی طرف کم توجہی اور معاندین میں سے فریب کاروں اور جھوٹوں کے ساتھ میل جول ہے۔ اور جب وہ اپنی جہالت میں راسخ ہوجاتے ہیں تو بہت سی لغزشیں اُن کی عادات میں داخل ہوجاتی ہیں۔ اوہ وہ نفوس کے لئے دلی مرادوں کی مانند ہوجاتی ہیں۔ پس ہم ایسی لغزشوں سے جو عادات بن جائیں اور ہلاک ہونے والوں سے ملادیں اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ بسااوقات یہ عادتیں مباحثات کی وجہ سے راسخ تعصّبات کو جنم دیتی ہیں اور نفسانی مباحثات حق اور ہدایت کے طالب کے لئے سَمِّ قاتل ہیں۔ اور اس گڑھے میں گرنے والا شخص کم ہی بچتا ہے۔ بعض اوقات فساد پیدا کرنے والے اسباب اور گمراہ کرنے والے موجبات پوشیدہ اور آنکھوں سے مخفی ہوتے ہیں کہ وہ شخص بھی جس میں یہ باتیں موجود ہوں انہیں دیکھ نہیں پاتا اور اپنے آپ کو ان لوگوں میں سے سمجھتا ہے جو صائب الرائے اور منصف ہیں، تو اس وقت وہ اختلافات کی طرف لپکتا اور ایسے جھگڑوں میں شدت اختیار کرتا ہے اور کبھی وہ ادنیٰ خیال اور کمزور رائے کو ایسی پختہ دلیل کی طرح سمجھنے لگتا ہے کہ جسے توڑا نہیں جاسکتا پس وہ خوشیاں منانے والوں کی طرح جھومنے لگتا ہے۔ اور یہ سب کچھ قلّتِ تدبّر، عدمِ فراست، سچے علوم سے محرومی اور رسومِ باطلہ کی تصویریں (ذہن پر) نقش ہونے اور نفسانی خواہشات پر کلیۃً جھک جانے، روحانی ذوق سے محرومی، بلند نگاہی سے ماندگی، زمین (مادیات) کی طرف جھکاؤ اور اس پر اندھوں کی طرح گر پڑنے کی وجہ سے ہے۔

(سِرُّ الخلافۃ مع اردو ترجمہ صفحہ 10 تا 13۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

❁… 17؍اکتوبر بروز بدھ: (امریکہ) حضورِ انور آج میری لینڈ سے فلاڈلفیا تشریف لے گئے۔ حضورِ انور نے نَوتعمیر شدہ مسجد 'بیت العافیت' کی یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔ (مسجد کا باقاعدہ افتتاح 19؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک کو عمل میں آیا۔) نیز اس کا معائنہ فرمایا۔ اسی شام مختلف فیملیز نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

❁… 18؍اکتوبر بروز جمعرات: مختلف فیملیز نے حضورِ انور سے آج شام مسجد 'بیت العافیت' میں شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

❁… 19؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک: حضورِ انور ایدہ اللہ نے آج مسجد 'بیت العافیت' فلاڈلفیا سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ GMT کے مطابق شام پانچ بجے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ پوری دنیا میں براہِ راست نشر کیا گیا۔ شام پانچ بجے فلاڈلفیا کے میئر جیمز کینی (James Kenny) اور کانگریس مین ڈوائیٹ ایونز (Dwight Evans) نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ شام کو میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس فرمائی۔ بعد ازاں مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریب میں رونق افروز ہوئے اور صدارتی خطاب فرمایا۔

❁… 20؍اکتوبر بروز ہفتہ: آج صبح فلاڈلفیا کے ممبرانِ جماعت نے مختلف گروپس کی شکل میں

(بقیہ صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁… خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19؍اکتوبر 2018ء

❁… حضورِ انور کا دورۂ جرمنی، ستمبر 2018ء

❁… برطانیہ کے مبلغین کا پہلا ریفریشر کورس

❁… اسلام آباد (پاکستان) ہائیکورٹ کا فیصلہ (ایک تجزیہ)

❁… خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

❁… گوہر نایاب (نظم)

❁… الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے وغیرہ

اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ (ایک تجزیہ)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

قسط نمبر13۔آخری

جماعتِ احمدیہ کے خلاف آرڈیننس میں بعض اصطلاحات پر پابندی

اسلام آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلہ میں تعریفی الفاظ کے ساتھ جنرل ضیاء صاحب کے اس آرڈیننس کا ذکر ہے جو کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف جاری کیا گیا تھا۔اس کے ایک حصہ کا تجزیہ گزشتہ قسط میں پیش کیا جا چکا ہے۔اب ہم اس کے اُس حصہ کا جائزہ لیتے ہیں جو تعزیراتِ پاکستان میں 298B کے نام سے موجود ہے۔ اس کے نمبر 1–a کا متن یہ ہے۔

298B. Misuse of epithets, descriptions and titles, etc., reserved for certain holy personages or places.

(1)Any person of the Quadiani group or the Lahori group(who call themselves‘Ahmadis’ or by any other name) who by words, either spoken or written, or by visible representation

(a)refers to, or addresses, any person, other than a Caliph or companion of the Holy Prophet Muhammad(peace be upon him) as ‘Ameerul Mumineen’, ‘Khalifa-tui-Mumineen’, ‘Khalifa-tul-Muslimeen’, ‘Sahaabi’ or ‘Razi Allah Anho’

جیسا کہ اس قانون کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اس کا عنوان یہ تھا کہ یہ قانون مقدس ہستیوں کے لئے مخصوص خطابات کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے نافذ کیا جا رہا ہے۔اور پھر لکھا ہے کہ کوئی بھی قادیانی یا لاہوری یا احمدی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء یا آپ کے صحابہ کے علاوہ کسی اور شخص کے لئے امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔اور پھر اس قانون کے آخر میں لکھا ہے کہ اسے تین سال تک قید کی سزا اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

اس قانون کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے کہ یہ پابندی صرف احمدیوں کے لئے تھی ۔ سنیوں، شیعہ حضرات، عیسائیوں، یہودیوں، سکھوں اور ہندوؤں کے لئے ایسی کوئی پابندی نہیں تھی۔اور اس عجیب الخلقت قانون کے الفاظ ایسے ہیں کہ اگر کوئی احمدی ان اصطلاحات کا استعمال ایسے بزرگان کے لئے کرے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شامل نہ ہوں، خواہ یہ بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل ہی گزر چکے ہوں تو بھی اس احمدی پر مقدمہ بنایا جا سکتا ہے۔اور اس قانون کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ قانون بنانے والوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء یا آپ کے صحابہ کے علاوہ کسی کے لئے امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین یا رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا استعمال جائز نہیں۔

یہاں صرف یہ ذکر نہیں کہ احمدی یہ اصطلاحات اپنی مقدس ہستیوں کے لئے استعمال نہیں کر سکتے بلکہ یہ قانون بنایا گیا ہے کہ اگر احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے خلفاء کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ اصطلاحات استعمال کرے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس قانون کو بنانے والے تاریخِ اسلام کے متعلق بنیادی امور کا علم بھی نہیں رکھتے تھے۔

امیر المومنین کی اصطلاح

سب سے پہلے امیر المومنین کی اصطلاح کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے علاوہ تاریخِ اسلام میں شروع سے لے کر اب تک یہ اصطلاح بہت سی شخصیات کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ بلکہ بہت سے جابر بادشاہوں کو بھی امیر المومنین کہا اور لکھا گیا ہے۔اس کا ثبوت معتبر حوالوں کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

وہ کون سا پڑھا لکھا شخص ہوگا جو ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ سے واقف نہ ہو۔اس میں امیر المومنین کی اصطلاح اور استعمال پر قابلِ قدر تحقیق پر مشتمل ایک باب شامل کیا گیا ہے۔اس میں ابنِ خلدون تحریر کرتے ہیں کہ خلافتِ راشدہ کے بعد بنو اُمیّہ کے خلفاء کے لئے امیر المومنین کا لقب استعمال کیا گیا۔ پھر جب بنواُمیّہ کو تخت سے محروم کر کے بنوعبّاس کے حکومت قائم ہوئی اور ابو العبّاس سفاح تخت نشین ہوا تو اسے بھی امیر المومنین کا لقب دیا گیا حالانکہ اُس کی سفا کی اور خونریزی ضرب المثل تھی۔اور اس کے بعد بنوعباس کے بادشاہ بھی امیر المومنین کہلاتے رہے۔اسی طرح شیعہ بادشاہوں نے بھی امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔جب عباسی سلطنت میں کمزوری شروع ہوئی اور فاطمی دولت قائم ہوئی تو اس کے بادشاہوں کو بھی امیر المومنین کہا گیا۔جب سپین میں بنوامیّہ کی حکومت قائم ہوئی تو عبدالرحمن ثالث اور ان کے بعد ہونے والے بادشاہوں نے بھی امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔اور انہیں امیر المومنین کہا جاتا تھا۔مراکش و اندلس کے بادشاہ یوسف بن تاشفین کو بھی باقاعدہ امیر المومنین کا خطاب دیا گیا تھا۔اس کے علاوہ بہت سے بادشاہ امیر المومنین کہلاتے رہے۔

[مقدمہ تاریخ ابنِ خلدون ، اردو ترجمہ عبد الرحمن دہلوی ، ناشر الفیصل اگست 1993ء ص212تا215]

خود امام ابو حنیفہ نے بادشاہِ وقت کے لئے امیر المومنین کے الفاظ استعمال کئے۔حالانکہ وہ بادشاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شامل نہیں تھا۔

[تذکرۃ الاولیاء مصنفہ شیخ فرید الدین عطار ناشر الحمد پبلیکیشنز 2000ء ص187]

جماعتِ احمدیہ کے اشد ترین مخالف الیاس برنی صاحب چونکہ حیدر آباد دکن میں مقیم تھے۔ اور کئی مولوی صاحبان کو نظام حیدر آباد سے وظیفہ ملتا تھا یا کم از کم کچھ ملنے کی امید ضرور ہوتی تھی۔اس لئے انہوں نے جب جماعتِ احمدیہ کے خلاف اپنی کتاب قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ لکھی تو اس کی تمہید میں نظام دکن کو امیر المومنین قرار دیا اور جوش میں یہ بھی لکھ گئے کہ حیدر آباد دکن عظمتِ رسول کا مسکن و مامن بنا ہوا ہے۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ! یعنی ان صاحب کے نزدیک نعوذُ باللہ عظمتِ رسول اگر کہیں محفوظ تھی تو حیدر آباد دکن کی ریاست میں تھی۔جماعتِ احمدیہ کے ان مخالفین کو یہ بھی علم نہیں کہ عظمتِ رسول کی محافظ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔اور وہ انعام کے لالچ میں ایک نواب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت کو امان دینے والا قرار دے رہے تھے۔اگر ساری دنیا کی حکومتیں بھی مل کر حملہ آور ہوں تو صرف خدا ہی عظمتِ رسول کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔[اور یہ وہ ریاست تھی جو انگریز کی مدد کے بغیر اپنی حفاظت خود بھی نہیں کر سکتی تھی]۔ اور پھر وہ لکھتے ہیں جو یہاں امیر المومنین ہے وہ سب سے بڑھ کر فدائے سید المرسلین ہے ۔سبحان اللہ ۔[قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، مصنفہ الیاس برنی، ناشر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ملتان جنوری 2001ء ص9]

یہ عمل صرف سات آٹھ سو سال تک جاری نہیں رہا تھا بلکہ جب پہلی جنگِ عظیم کے بعد تحریکِ خلافت چلائی گئی تو اس تحریک کی طرف سے ترکی کے سلطان کو عقیدت سے لبریز خط لکھے گئے ۔ ان میں سلطان عبد الوحید کو دیگر القابات کے علاوہ امیر المومنین کے لقب سے بھی مخاطب کیا گیا۔

(The Indian Muslims–A Documentary Record 1900–1947 Vol VI, compiled by Shan Muhammad, published by Meenakshi Prakashan Meerut Dehli 1983, p251)

جماعتِ احمدیہ پر تو یہ پابندی لگا دی گئی لیکن مخالفینِ جماعت کو گزشتہ چند دہائیوں میں ایک کے بعد دوسرا نام نہاد امیر المومنین دیکھنا پڑا۔ پہلے طالبان کے لیڈر ملا عمر نے امیر المومنین ہونے کا دعویٰ کیا۔اور پھر داعش (ISIS) کے قائد ابوبکر بغدادی نے خلیفہ ہونے کے ساتھ امیر المومنین ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔دیگر مصروفیات کے علاوہ ہزاروں کے حساب سے مسلمانوں کا خون کرنا ان دونوں صاحبان کا خاص مشغلہ تھا۔پاکستان میں شدت پسندوں کے ایک طبقہ نے پہلے ملا عمر صاحب کو امیر المومنین تسلیم کرنے کا اعلان کیا اور پھر بغدادی صاحب کو خلیفہ اور امیر المومنین بھی مان لیا۔ بعد میں سٹپٹا کر غور کرتے رہے کہ ایک وقت میں دو امیر المومنین کیسے ہو سکتے ہیں۔ایک مدرسہ سے یہ توجیہہ پیش کی گئی کہ ملا عمر ہمارے امیر المومنین اور ابوبکر البغدادی ہمارے خلیفہ ہیں اور ایک وقت میں ایک سے زیادہ امیر المومنین ہو سکتے ہیں۔اس حالت کا جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔لیکن یہ بات قابلِ غور ہے کہ جنرل ضیاء صاحب کے آرڈیننس میں یہ پابندی تو لگا دی گئی تھی کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کے علاوہ کسی اور کو امیر المومنین نہیں کہہ سکتے ۔لیکن جب پاکستان میں کئی طبقوں نے مُلّا عمر اور ابوبکری بغدادی کو علی الاعلان امیر المومنین تسلیم کیا تو قانون خاموش رہا بلکہ اب تک خاموش ہے۔

(Analysis: Battle for‘Ameer-ul-Monineen, by Hassan Abdullah, Daily Dawn 6th December 2014)
(https://www.thenews.com.pk/archive/print/641023–a-setback-for-fazlullah,–mullah-omar-and-zawahiri accessed on 12 th October 2018)
(https://dailypakistan.com.pk/09–Dec-2014/1171237 accessed on 12th October 2018)

خلیفۃ المومنین اور خلیفۃ المسلمین کی اصطلاح

اب ہم خلیفۃ المسلمین اور خلیفۃ المومنین کی اصطلاحات کا جائزہ لیتے ہیں۔اس آرڈیننس میں ان اصطلاحات کا شامل کرنا بذاتِ خود ظاہر کرتا ہے کہ اس آرڈیننس کی عبارت تیار کرنے والے ان اصطلاحات کے بارے میں گہرا علم تو درکنار سطحی علم بھی نہیں رکھتے تھے۔خلیفہ کا لفظی مطلب ہے جانشین، قائم مقام اور سب سے بڑا بادشاہ [المنجد]۔عموماً جماعتِ احمدیہ میں امام جماعتِ احمدیہ کے لئے خلیفۃ المسیح کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے خلیفۃ رسول اللہ کی اصطلاح استعمال ہوتی تھی۔اس آرڈیننس کے مطابق کوئی احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے علاوہ کسی کے لئے خلیفۃ المسلمین یا خلیفۃ المومنین کی اصطلاح نہیں استعمال کر سکتا۔بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی ممانعت ہے کہ خلفائے راشدین کے علاوہ کسی کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال کیا جائے۔جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تاریخِ اسلام میں تمام اُموی بادشاہوں کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا، تمام عباسی بادشاہوں کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا، اور تمام عثمانی بادشاہوں کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال ہوا۔باوجود اس کے کہ خلافتِ راشدہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ختم ہو گئی تھی ، ابنِ خلدون اور امام غزالی دونوں کا یہ نظریہ تھا کہ عالمِ اسلام میں خلیفہ ہمیشہ موجود رہا ہے۔امام غزالی نے تو لکھا ہے کہ امّت مسلمہ میں خدا نے خلافت کا سلسلہ قیامت تک کے لئے کھول دیا ہے۔ان حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور آپ کے خلفائے راشدین کے علاوہ کسی کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا ایک بے معنی بات ہے۔

[مقدمہ تاریخ ابنِ خلدون، اردو ترجمہ عبد الرحمن دہلوی ، ناشر الفیصل اگست 1993ء ص179]

[مجرباتِ امام غزالی ، اردو ترجمہ از سید حافظ یاسین، ناشر الفیصل جون 2007ء ص357]

اور اگر یہ کہا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کے بعد کسی کے بارے میں خلیفہ کا لفظ استعمال نہیں ہوسکتا تو یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا انکار کرنا ہے۔کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی ۔ پھر اللہ جب چاہے گا اسے اُٹھا لے گا۔ پھر ایذاء رساں بادشاہت قائم ہو گی۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے اُٹھا لے گا۔اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی ۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔[مشکوٰۃ المصابیح باب الانذار والتحذیر]

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں خلافت قائم ہوگی۔اور ایک بار پھر تحریکِ خلافت کی مثال دینی ضروری ہے ۔ یہ ساری تحریک اس بنیادی نکتہ پر چلی تھی کہ ترکی کے سلطان مسلمانوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں اور خلیفۃ المسلمین ہیں۔اور جب تحریکِ خلافت کی طرف سے ان کے نام خط لکھے جاتے تو خلیفۃ رسول اللہ اور امیر المومنین کے الفاظ سے شروع ہوتے ۔اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے بعد کسی کے لئے خلیفۃ المسلمین یا خلیفۃ المومنین کی اصطلاحات جائز نہیں تھیں تو ترکی کے سلطان کے لئے یہ القابات کیوں استعمال کئے گئے؟ اور

دوسرا ستم یہ کہ پہلے تو ترکی کے سلطان عبد الوحید کو خلیفہ اور امیر المومنین قرار دیا گیا اور پھر جب وہ تخت سے محروم ہو گئے تو یہی لوگ باقاعدہ انہیں مردود اور مقہور کے نام سے یاد کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ ہندوستان کے مسلمان ان سے شدید نفرت رکھتے ہیں اور اس کی ذمہ داری انہی کے افعالِ قبیحہ پر عائد ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اپنے ذاتی مفادات پر اپنے مذہبی اور قومی مفادات کو قربان کر دیا ہے۔ اور فوراً نئے خلیفہ کے نام نیازمندیوں کے پیغامات بھجوانے شروع کر دیئے۔

[تحریکِ خلافت مصنفہ ڈاکٹر میم کمال اوکے، ترجمہ ڈاکٹر نثار احمد اسرار، سنگِ میل پبلیکیشنز 1991ء ص180، 195، 200]

صحابی کی اصطلاح

اب ہم صحابی کی اصطلاح کی طرف آتے ہیں۔ اس آرڈیننس میں یہ ممانعت کی گئی تھی کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ علاوہ کسی اور کے لئے صحابی کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے۔ مفرداتِ امام راغب میں اس کا مطلب ہمیشہ رہنے والا ساتھی بیان ہوا ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ صحابی کی جمع اصحاب ہے۔ اور یہ لفظ قرآنِ کریم میں مختلف معانی میں بیان ہوا ہے۔ اور قبل از اسلام لوگوں کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الکہف آیت 9 میں اصۡحٰبُ الۡکَھۡفِ وَالرَّقِیۡمِ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور سورۃ الحج آیت 45 میں مدین کے لوگوں کے لئے بھی اصۡحٰب مدین کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ اور اسلامی لٹریچر میں یہ لفظ دوسروں کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر معروف شیعہ کتاب چودہ ستارے میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایک صحابی کے بارے میں لکھا ہے۔ ''ناگاہ ایک صحابیِ حسین نے تکبیر کہی'' [چودہ ستارے مولفہ نجم الحسن کراروی، ناشر مکتبہ الرضا 2010ء ص253] اسی طرح عثمان بن سعید عمری کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام حسن عسکری کے اصحاب میں سے تھے۔ [چودہ ستارے مولفہ نجم الحسن کراروی، ناشر مکتبہ الرضا 2010ء ص582]۔ یہ تو صرف دو مثالیں ہیں ورنہ شیعہ احباب کے لٹریچر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے لئے بکثرت اصحاب اور صحابی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

رضی اللہ عنہ کی اصطلاح

اب ہم رضی اللہ عنہ کی اصطلاح کا ذکر کرتے ہیں۔ اس آرڈیننس میں اس بات پر پابندی لگائی گئی ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ کسی اور کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال نہیں کر سکتے۔ ایک بار پھر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ پابندی صرف احمدیوں پر ہی ہے۔ ورنہ اس قانون کی رو سے عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں اور دہریہ احباب پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ یہ اصطلاحات جس کے لئے پسند فرمائیں استعمال کر سکتے ہیں۔

اسلام آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلہ میں بار بار اس بات کا ذکر آیا ہے کہ پاکستان کے آئین کی رو سے قرآنِ کریم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکتا۔ تو مناسب ہوگا کہ اس پابندی کا بھی قرآنِ کریم کی رو سے جائزہ لیا جائے۔ کیا قرآنِ کریم میں بھی کہیں پر رضی اللہ عنہ کے الفاظ آئے ہیں اور کیا قرآنِ کریم میں یہ الفاظ صحابہ کے خلاف بھی کسی اور گروہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ ہم چند آیاتِ قرآنی پیش کرتے ہیں۔

سورۃ البینہ میں تمام ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (البینة:7). جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (البینة:9).

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے، یہی ہیں وہ جو بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہمیشہ کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ابدالآباد تک ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔

اور سورۃ المائدۃ میں تمام سچے لوگوں کے لئے رضی اللہ عنھم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(المائدۃ:120)

ترجمہ: اللہ نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ فائدہ پہنچانے والا ہے۔ ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ المجادلہ میں فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(المجادلة:23).

ترجمہ: تو کوئی ایسے لوگ نہیں پائے گا جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے ایسے لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے ہوں۔ یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے ہم قبیلہ لوگ ہوں۔ یہی وہ (باغیرت) لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ رکھا ہے اور ان کی وہ اپنے امر سے تائید کرتا ہے۔ اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ کا گروہ ہے۔ خبردار! اللہ ہی کا گروہ جو کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔

تو صورتِ حال یہ ہے کہ ایک طرف قرآن کریم تو رضی اللہ عنہ کے الفاظ تمام ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں اور تمام سچوں کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اور جنرل ضیاء صاحب کا آرڈیننس یہ اعلان کر رہا ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں کر سکتے۔ اس نامعقول قانون کی رو سے تو اگر کوئی احمدی یہ آیاتِ کریمہ بھی پڑھے تو اس کے خلاف مقدمہ درج کرایا جا سکتا ہے۔

جب عدالت میں یا عدالت سے باہر جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کا وقت آتا ہے تو یہ مولوی حضرات کہتے ہیں کہ ہم یہ ظلم برداشت نہیں کر سکتے کہ احمدی رضی اللہ عنہ کی اصطلاح صحابہ کے علاوہ کسی کے لئے استعمال کریں۔ یہ تو صحابہ کے لئے مخصوص ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے اپنے فتاویٰ اس کے خلاف ہیں۔ ہم مفتی عبد القیوم ہزاروی صاحب کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں جو انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ اور اس کا لنک بھی درج کیا جا رہا ہے تا کہ ہر کوئی اس کو پڑھ کر حقیقت جان سکے۔ اس فتویٰ میں انہوں نے لکھا ہے کہ صحابہ کے علاوہ دوسروں کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ اس تجزیہ کے ساتھ وہ لکھتے ہیں:

''بعض مسائل شریعت میں کچھ ہوتے ہیں مگر ہم لوگ قرآن و سنت کا مطالعہ نہ کرنے کی بناء پر ان کو کچھ اور ہی بنا دیتے ہیں اور اس پر ڈٹ جاتے ہیں۔ نیز اپنی اس روش پر ناز کرتے ہیں اور کوئی دوسرا خلوص نیت سے ہماری غلطی دلیل کے ساتھ واضح بھی کر دے تو اپنی ضد پر اڑے رہتے ہیں۔ علماء کہلانے والوں کی یہ روش بڑی تکلیف دہ ہے۔ ''صلوٰۃ وسلام'' اور ''ترضّی وترحّم'' (رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ) کہنا بھی ان مسائل میں شامل ہے۔ جن کو نادانی سے اختلافی بنا دیا گیا ہے اور صورت حال یہاں تک جا پہنچی ہے کہ علماء کہلانے والے بزرگ اس بناء پر تکفیر و تفسیق تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے اس کا علاج صرف علم کی روشنی ہے۔ علم جوں جوں بڑھے گا، قرآن و سنت کا جوں جوں مطالعہ کرنے کی ہمیں عادت پڑے گی جہالت ختم ہوگی اور اختلاف معدوم ہو جائے گا۔''

پھر وہ لکھتے ہیں:

''لہٰذا اس پر سر پھٹول اور دنگا فساد، امت میں انتشار وافتراق بہت نامناسب، کم علمی، کوتاہ بینی اور فی سبیل اللہ فساد ہے۔''

(https://www.thefatwa.com/urdu/questionID/1419/.Accessed on 16.10.2018)

اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ کیا عملی طور پر کبھی کسی ایسے شخص کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی نہ ہو رضی اللہ عنہ کی اصطلاح استعمال ہوتی رہی ہے کہ نہیں؟ اس کے جواب میں اب ہم اسلامی لٹریچر سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جن میں ان احباب کے لئے، جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شامل نہیں تھے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مناقیب المحبوبین جو کہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کے ملفوظات پر مشتمل ہے، اس کے صفحہ 4 پر خواجہ نور محمد مہاروے کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مقابیس المجالس حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ اس کے مقبوس 3 میں خواجہ محمد سلیمان اور خواجہ محمد عاقل کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ [اشاراتِ فریدی، مقابیس المجالس مرتبہ مولانا رکن الدین صاحب ناشر اسلامک فاؤنڈیشن لاہور مقبوس 3، 11 صفر 1311ء]

اسی طرح مولوی عبد اللہ غزنوی صاحب کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کئے گئے۔

[سوانح عمری مولوی عبد اللہ غزنوی صاحب و مجموعہ مکتوبات، باہتمام عبد الوحید و عبد الاحد غزنوی، ناشر رفاہِ عام سٹیم پریس ص 24]

اسی طرح جماعتِ احمدیہ کے مخالف رسالے ضیاءِ حرم کے نومبر 1994ء کے شمارے میں ایک فتویٰ شائع ہوا کہ کیا غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ کہا جا سکتا ہے؟ اس کو تحریر کرنے والے مفتی جلال الدین احمد امجدی تھے۔ اس میں بہت سی مثالوں سے ثابت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے علاوہ دوسروں کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے نام پر جو آرڈیننس جماعتِ احمدیہ کے خلاف جاری کیا گیا تھا وہ اسلامی تعلیمات کے خلاف تھا۔ اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں بن سکتا تو سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کے خلاف بننے والے ان قوانین کو ختم کرنا ضروری ہے۔

اس مضمون کی تیرہ قسطوں میں ہم نے اس فیصلہ کے مختلف حصوں کا جائزہ پیش کیا ہے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلہ میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کے حوالے سے اعتراضات کا طومار پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس تفصیلی فیصلہ میں جو اعتراضات پیش کئے گئے ہیں وہ مکمل طور پر بے بنیاد ہیں۔ اور ان کی بنیاد وہی بے بنیاد اور خلافِ واقعہ الزامات ہیں جو کہ جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے عرصہ دراز سے لگائے جاتے رہے ہیں۔ انہی پرانی غلطیوں کو جمع کر کے ایک نئے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تفصیلی فیصلہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ہر دلچسپی رکھنے والا ان کا موازنہ ان حقائق سے کر سکتا ہے جنہیں اس مضمون کی مختلف اقساط میں پیش کیا گیا ہے۔

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل کے ایڈیٹوریل اور مینجمنٹ بورڈ کا تقرر

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' کے لئے حسب ذیل تقرریاں فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الفضل انٹرنیشنل کی ٹیم حضورِ انور کے منشائے مبارک کے عین مطابق کام کرنے کی توفیق پاتے ہوئے اس کے بنیادی مقاصد کو پورا کرنے والی ہو۔ آمین۔

ایڈیٹوریل بورڈ

مدیر اعلیٰ: خاکسار حافظ محمد ظفر اللہ عاجز

نائب مدیر: مکرم فرّخ راحیل صاحب

ممبران: مکرم عبد الماجد طاہر صاحب، مکرم آصف محمود باسط صاحب، مکرم لقمان احمد کشور صاحب، مکرم قاصد معین احمد صاحب۔

مینجمنٹ بورڈ

چیئرمین: مکرم نصیر احمد قمر صاحب

سیکرٹری: خاکسار حافظ محمد ظفر اللہ عاجز

ممبران: مکرم عبد الباقی ارشد صاحب، مکرم منیر الدین شمس صاحب، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، مکرم طاہر مہدی امتیاز وڑائچ صاحب۔

مینیجر الفضل انٹرنیشنل

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم طاہر مہدی امتیاز وڑائچ صاحب کو 'مینیجر الفضل انٹرنیشنل' مقرّر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تقرری ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے۔ آمین

(مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل)

برطانیہ میں خدمت پر مامور مبلّغین سلسلہ کا پہلا ریفریشر کورس

امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں یو کے کے مبلغین کے لئے ایک ریفریشر کورس مورخہ 9 تا 13 جولائی 2018ء مسجد فضل لندن کے محمود ہال کی بالائی منزل میں منعقد ہوا۔ اس پانچ روزہ ریفریشر کورس میں میدانِ عمل میں کام کرنے والے 32 مبلغین میں سے 30 نے شرکت کی۔ روزانہ پروگرام نماز تہجد سے لے کر رات 10.30 بجے تک چلتا رہا۔ اس کورس کا ایک انتہائی بابرکت حصہ یہ تھا کہ سب مبلغین نے پانچوں نمازیں مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ادا کرنے کی توفیق پائی۔ نیز اس عرصہ میں ایک انتظام کے تحت ان مبلغین کو اس بابرکت مسجد میں اذان دینے، ترجمۃ القرآن کلاس لینے اور نماز فجر کے بعد تفسیرِ کبیر سے اور نماز مغرب وعشاء کے بعد کشتی نوح سے درس دینے کا بھی موقع ملا۔

اس ریفریشر کورس کے مضامین اور اساتذہ کے انتخاب اور دیگر انتظامات کی تیاری کئی ہفتے قبل شروع کر دی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقررین اور مبلغین کرام کو دعوت دی گئی۔ متفرق انتظامات کے لئے معاونین پر مشتمل ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی جنہوں نے دن رات ایک کر کے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

ریفریشر کورس کی ساری کارروائی انگریزی زبان میں کی گئی۔ سب مقرّرین نے اپنی تقاریر کے نوٹس انگریزی زبان میں مہیا کئے جن کی نقول روزانہ تدریسی اوقات کے بعد کورس میں شامل ہونے والے سب مبلّغین کو فراہم کر دی جاتی تھیں۔

روزانہ ذاتی مطالعہ کے لئے کتاب حقیقۃ الوحی اور تفسیر سورۃ الکہف از حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر تھیں نیز انگریزی اخبارات کے مطالعہ کا بھی وقت رکھا گیا تھا۔ کھانوں کے اوقات کے علاوہ دو بار چائے کے لئے پون گھنٹہ کا وقفہ ہوتا تھا تا مبلغین تقریروں کے لمبے دورانیہ کے بعد کچھ آرام کر سکیں۔ بعد دوپہر ایک گھنٹہ قیلولہ کرنے کا وقت بھی رکھا گیا تھا۔

دوران کورس مجموعی طور پر 30 لیکچرز ہوئے۔ 25 منٹ کی تقریر کے بعد 35 منٹ سوال وجواب اور اپنے خیالات کے اظہار کے لئے ہوتے تھے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج برطانیہ) کی زیر صدارت حسب ذیل تفصیل کے مطابق علمائے کرام اور مبلغین سلسلہ نے لیکچرز اور powerpoint presentatoins دیں۔

9 جولائی بروز سوموار

مسئلہ ختم نبوت: مکرم نصیر احمد قمر صاحب۔ دہریّت کا رد: مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب۔ تبلیغی پروگرام بنانے کے طریق: مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب پریس اینڈ میڈیا: مکرم عابد وحید خان صاحب۔ نوجوانوں کی تربیت: مکرم مجیب احمد مرزا صاحب۔ علم الکلام کا تعارف: مکرم عطاء المومن زاہد صاحب۔ انگریزوں میں تبلیغ: مکرم طاہر سیلی صاحب

10 جولائی بروز منگل

عیسائیت کے مختلف فرقے: مکرم لئیق احمد طاہر صاحب۔ جماعت کا مرکزی نظام: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب۔ سائنس اور مذہب: مکرم عقیل احمد کنگ صاحب۔ قضاء کا نظام: مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ: مکرم فیض احمد زاہد صاحب۔ صحت کے اصول: مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب۔ تربیت نومبائعین: مکرم شرجیل احمد صاحب

11 جولائی بروز بدھ

صداقت حضرت مسیح موعودؑ: مکرم محمد احمد خورشید صاحب۔ ایم ٹی اے کا تکنیکی طریقہ کار: مکرم منیر عودہ صاحب۔ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کشمیر میں: مکرم ایاز محمود خان صاحب۔ برکات خلافت: مکرم صباحت کریم صاحب۔ حضور انور کی طرف سے دیئے گئے متفرق جوابات: مکرم عطاالرحمان خالد صاحب۔ سوشل میڈیا۔ ٹیلی ویژن۔ پردہ وغیرہ: مکرم فرہاد احمد صاحب۔ اشاعت کتب و لائبریریز: مکرم محمد ارشد احمدی صاحب

12 جولائی بروز جمعرات

پیشگوئی دربارہ محمدی بیگم پر اعتراضات کے جوابات: مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب۔ ریویو آف ریلیجنز: مکرم عامر سفیر صاحب۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں کا تعارف: مکرم آصف محمود باسط صاحب۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام: مکرم سفیر احمد خان صاحب۔ عائلی معاملات: مکرم عثمان شہزاد بٹ صاحب۔ جماعت کے شعبہ جات کا تعارف: مکرم رانا مشہود احمد صاحب۔ نظام شوریٰ: مکرم منصور احمد شاہ صاحب

13 جولائی بروز جمعہ

اسلامی جہاد: مکرم منصور کلارک صاحب۔ سیرت النبی ﷺ: مکرم رواح الدین عارف صاحب

بعدہٗ تمام مبلغین نے طاہر ہاؤس (ڈیئر پارک روڈ، لندن) کا دورہ کیا جہاں بہت سے جماعتی دفاتر، کتب سلسلہ کا سٹور اور مخزنِ تصاویر کی نمائش ہے۔ یہاں سے مربیان کا قافلہ مسجد بیت الفتوح پہنچا جہاں سب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں کھانے سے فارغ ہو کر واپس محمود ہال پہنچے جہاں مبلغین کرام نے کورس کے بارہ میں اپنے تاثرات اور تجاویز پیش کیں۔

اس ریفریشر کورس کا سب سے زیادہ بابرکت پہلو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ریفریشر کورس کے آخری روز یعنی 13 جولائی بروز جمعہ بعد نماز عصر سب مبلغین کو شرف ملاقات بخشنا تھا۔ حضور پُرنور نے ہلکے پھلکے انداز میں مبلغین سے سوالات بھی کئے اور راہنمائی بھی عطا فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں مبلغین کرام اور پھر انتظامیہ کے ممبران نے تصاویر بنوانے نیز حضور انور سے شرفِ مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور یوں یہ پہلا ریفریشر کورس بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مبلغین سلسلہ کے لئے یہ ریفریشر کورس بہت بابرکت فرمائے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مبلغین کرام سے جو توقعات رکھتے ہیں وہ ان پر پورا اترنے والے بنیں۔ آمین۔

☆...☆...☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک معیّت میں شاملین ریفریشر کورس

(**نیچے بیٹھے، دائیں سے**) مکرم عمران احمد خالد صاحب (لندن ریجن)، مکرم سفیر احمد زرتشت صاحب (ایسٹ ریجن)، مکرم ثمر احمد صاحب (شعبہ تبلیغ یوکے)، مکرم عقیل احمد کنگ صاحب (مڈلینڈز ریجن)
مکرم مجیب احمد مرزا صاحب (ہارٹ فورڈشئر ریجن)، مکرم فخر آفتاب صاحب (مڈلینڈز ریجن)، مکرم حسن سلبی صاحب (نارتھ ایسٹ ریجن)، مکرم رضا احمد صاحب (ساؤتھ ریجن)، مکرم محمد احمد خورشید صاحب (مانچسٹر)
(**کرسیوں پر، دائیں سے**) مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (لندن ریجن)، مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب (اسلام آباد ریجن)، مکرم طاہر سلبی صاحب (نارتھ ایسٹ ریجن)، مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم سیّد منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یوکے)،

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (نائب امیر و مبلّغ انچارج یوکے)، مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب (مڈل سیکس ریجن)، مکرم لئیق احمد طاہر صاحب (دفتر مبلّغ انچارج یوکے)، مکرم عبد الغفار صاحب (مڈلینڈز ریجن)، مکرم صباحت کریم صاحب (ہڈرز فیلڈز)
(**پیچھے کھڑے، دائیں سے**) مکرم شرجیل احمد صاحب (لندن ریجن)، مکرم سعید احمد جٹ صاحب (مڈلینڈز ریجن)، مکرم طاہر احمد خالد صاحب (لندن ریجن)، مکرم منصور احمد کلارک صاحب (شعبہ تاریخ یوکے)، مکرم غلام احمد خادم صاحب (نارتھ ویلز)، مکرم مبارک بسرا صاحب (بریڈفورڈ)،
مکرم فیض احمد زاہد صاحب (ساؤتھ ریجن)، مکرم عثمان شہزاد بٹ صاحب (ہارٹ فورڈشئر ریجن)، مکرم قریشی داؤد احمد صاحب (گلاسگو)، مکرم ہمایوں اُپل صاحب (اسلام آباد ریجن)، مکرم عطاء الرحمٰن خالد صاحب (مڈل سیکس ریجن)، مکرم رواح الدین عارف صاحب (ایسٹ ریجن)، مکرم ساحل منیر صاحب (نارتھ ویسٹ ریجن)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs &
Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

خطبہ جمعہ

نماز کا حقیقی قیام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے عادی ہوں اور اپنی توجہ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والے ہوں، دعا، استغفار اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے ہوں، توجہ ادھر ادھر ہو تو پھر اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔

کیا واقعی ہم ان لوگوں میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والے اور اس کا حق ادا کرنے والے کہا ہے؟

اس مسجد کی تعمیر اور آبادی کے ساتھ ایک اور بڑی ذمہ داری بھی یہاں کے رہنے والوں پہ بڑھ گئی ہے کہ اس شہر میں اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ اس مسجد کو بنا دیں۔

اس مسجد سے اسلام کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کی اصل شکل دنیا کے سامنے ابھر کر سامنے آئے گی۔

مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے

''انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اس پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔''

دنیا میں ڈوبنا ترقی نہیں ہے بلکہ تباہی ہے۔

پونے چار ایکڑ کے رقبہ پر اکیس ہزار چار سو مربع فٹ کی تعمیر پر مشتمل آٹھ ملین ڈالرز سے زائد لاگت سے تعمیر ہونے والی مسجد 'بیت العافیت' فلاڈیلفیا کا افتتاح

قرآنِ کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے

مساجد کے قیام کے مقاصد اور انہیں پورا کرنے کی بابت احبابِ جماعت کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19/اکتوبر 2018ء بمطابق 19/اخاء 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت العافیت، فلاڈلفیا (Philadelphia)، امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (التوبة:18) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ہمیں پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی اور آج اس کا رسمی افتتاح ہے۔ دنیاوی عمارتوں یا وہ عمارتیں جو دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں ان کے افتتاحوں میں تو دنیا کے رواج کے مطابق ان ملکوں میں خاص طور پر اور دنیا میں عموماً دنیاوی ظاہری خوشیوں کے اظہار ہوتے ہیں اور یہ اعلان ہوتے ہیں کہ اس سے ہم یہ دنیاوی فائدہ اٹھائیں گے اور وہ دنیاوی فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن مسجد کا افتتاح جب ہم کرتے ہیں، جب ہم مسجد تعمیر کرتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر سے ہم نے اپنا مدّعا اور مقصد جو رکھنا ہے وہ صرف اور صرف یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان باتوں کا کرنا ضروری ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے، اور اس میں سب سے پہلا اور اوّلین مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے، اور اس طرح ادا کرنا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں جیسا کہ ترجمہ بھی پڑھ دیا گیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ مسجد کی تعمیر کرنے والوں کا مقصد کیا ہونا چاہئے یا وہ کون لوگ ہیں جو مسجد کی تعمیر کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ وہ لوگ ہیں جو اس کی آبادی کی فکر میں رہتے ہیں، اس کو اچھی حالت میں رکھنے کی فکر میں رہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ کہنے کو تو سب کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا عملی اظہار بھی ضروری ہے اور وہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب اقام الصلوٰۃ کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔

اور اقام الصلوٰۃ کیا ہے؟ اس کا عملی اظہار کس طرح ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟ اس کا عملی اظہار ایک تو نماز باجماعت کی ادائیگی میں ہے، دوسرے نماز میں اللہ تعالیٰ کی حضوری اور توجہ کو قائم رکھنا ہے اور یہی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور تفسیر سے پتہ چلتا ہے۔ پس نماز کا حقیقی قیام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے عادی ہوں اور اپنی توجہ خالص اللہ تعالیٰ کی طرف رکھتے ہوئے نمازیں پڑھنے والے ہوں، دعا، استغفار اور توجہ سے نماز ادا کرنے والے ہوں، توجہ ادھر ادھر ہو تو پھر اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ کس حد تک ہم اقام الصلوٰۃ کے اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اس مادی دنیا میں اکثریت اول تو باجماعت نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ اور اگر مسجد میں آ بھی جائیں تو نہ فرض نمازوں میں، نہ سنتوں میں وہ توجہ رہتی ہے جو نماز کا حق ہے۔ ایسی حالت اگر ہے تو ہم خود ہی اپنی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا واقعی ہم ان لوگوں میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والے اور اس کا حق ادا کرنے والے کہا ہے۔

پھر فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ دین کی خاطر بھی مالی قربانی کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کے لئے بھی، ان کے حق ادا کرنے کے لئے بھی مالی قربانی کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے اور کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کہیں ہمارے کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے، اللہ تعالیٰ کے پیار سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ اپنے اعمال ان ہدایات کے مطابق کرنے والے ہوتے ہیں، ان حکموں کو اپنے پیش نظر ہر وقت

رکھنے والے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے اور جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو ایک مومن، مسلمان کی ہے۔ اور اس مسجد بننے کے بعد یہاں آنے والوں یا اس مسجد سے اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ آپ نے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے ہیں تبھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جانے والے ہوں گے، تبھی ان لوگوں میں شمار ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر رہتی ہے۔ اس آیت سے پہلے کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ مشرکوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ مساجد کی تعمیر کریں یا ان کی آبادی کریں، ان کے دل تو غیر اللہ سے بھرے پڑے ہیں۔ اور جس کا دل غیر اللہ سے بھرا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا نہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر سکتا ہے۔

اور شرک بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

شرک کئی قسم کے ہیں۔ ایک تو موٹا اور صحیح شرک ہے جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ شرک ابھی دنیا میں موجود ہے، ظاہری طور پر موجود ہے لیکن فرمایا کہ یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ گو یہ شرک ہے لیکن تعلیم نے انسان کو اس قابل بنا دیا ہے کہ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ یہ پتھر کی مورتیاں اور بت جو ہیں یہ ہمارا کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن فرمایا کہ مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانے میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 80-79۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور اس بات کی آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ اسباب اور دوسری چیزوں پر خدا تعالیٰ کی نسبت زیادہ بھروسہ ہے۔ اپنی نوکریوں، اپنے کاروباروں، اپنی دنیاوی مصروفیات کی طرف زیادہ توجہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے، مسجدیں آباد کرنے کی طرف توجہ نہیں ہے۔

پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ طور پر یہ مانگنا چاہئے کہ اے خدا ہمیں کامل مومن بندہ بنا۔ کیونکہ مومن بننا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہے اس لئے اس کے مانگنے سے ہی یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔

ہم صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک بڑی خوبصورت مسجد فلاڈلفیا میں بنا دی ہے، اس شہر میں بنا دی ہے، بلکہ ہم اس کا حق ادا کرتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہم یہ سننے والے ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجدیں خدا تعالیٰ کی خاطر بنائی ہیں اور پھر اس کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی۔ چنانچہ انہی ہدایت یافتہ لوگوں میں اور ان لوگوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے، جن سے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ پس اس سوچ کو ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ سوچ ہو گی اور اس کے لئے کوشش ہو گی تو اس مسجد کے افضال اور برکات ہم اس دنیا میں بھی محسوس کریں گے، ہماری اولادیں اور نسلیں بھی دین سے جڑی ہوئی ہوں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بھی اس علاقے اور اس شہر میں پھیلانے والے ہوں گے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں گے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مسجدوں کی تعمیر کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جس علاقے میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور حقیقی پیغام پہنچانا چاہتے ہو وہاں مسجد بنا دو۔ آپ نے فرمایا کہ ''اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے ...'' فرمایا ''... صرف مسجد بننے سے نہیں ہوتا، فرمایا ''... شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو'' اخلاص سے بنائی جائے مسجد نہ دکھاوے کے لئے۔ فرمایا کہ ''محض للہ اسے کیا جاوے۔'' یعنی مسجد کی تعمیر کا کام اللہ کی خاطر صرف کیا جائے۔ ''نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ بات ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ مسجد ہم بناتے ہیں، مسجد کی خاطر ہم مالی قربانی بھی اگر کرتے ہیں تو اس میں کوئی دکھاوا نہ ہو بلکہ یہ نیت ہو کہ مسجد بنے گی تو ہم بھی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے ہماری آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوں گی اور دین سے جڑی رہیں گی۔ پس اس مسجد کی تعمیر اور آبادی کے ساتھ ایک اور بڑی ذمہ داری بھی یہاں کے رہنے والوں پہ بڑھ گئی ہے کہ اس شہر میں اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ اس مسجد کو بنا دیں۔

کہا جاتا ہے یہاں اس شہر میں مسلمانوں کی سینتالیس مساجد یا سینٹر ہیں لیکن باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ پس جب مسجد کے طور پر یہ عمارت اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے تو صرف یہ بتانے کے لئے نہیں کہ مسلمانوں کی مسجد کی حقیقی شکل کس طرح کی ہوتی ہے بلکہ یہ بتانے کے لئے ہے کہ اس مسجد سے اسلام کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کی اصل شکل ابھر کر دنیا کے سامنے آئے گی۔ ہم ہیں جو دعاؤں اور عبادتوں کے ساتھ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا میں پھیلاتے ہیں اور یہاں اب پہلے سے بڑھ کر اپنے عملی نمونوں کے ذریعہ سے پھیلائیں گے۔ اس علاقے میں اسلام کی تعلیم کی عملی صورت کا اظہار کر کے ہم نے احمدی مسلمانوں کی آبادی کو بھی بڑھانا ہے لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ ہماری احمدی آبادی بھی ایک دو گھروں کے علاوہ یہاں سے عموماً فاصلے پر ہی ہے۔ امیر صاحب سے بات ہو رہی تھی انہوں نے بتایا، اس بات کا اظہار کیا کہ اس مسجد کا کافی بڑا رقبہ ہے اور بڑا پلاٹ ہے جس میں تعمیر کی اجازت بھی مل سکتی ہے۔ اگر یہاں فلیٹس بنائے جائیں یا گھر بنائے جائیں یا احمدیوں کو بنانے کی اجازت دی جائے تو مسجد کے قریب آبادی ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک اچھی تجویز ہے اس پر غور ہونا چاہئے۔ اگر یہ تجویز قابل عمل ہے تو ضرور کوشش ہونی چاہئے کہ یہاں احمدی گھرا کر آباد ہوں اور جب احمدی آبادی ہو گی اور اس نیت سے آئے گی کہ مسجد کو بھی آباد کرنا ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام بھی پہنچانا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس نیت میں بھی برکت ڈالے گا اور یہ بات انشاء اللہ تعالیٰ احمدی آبادی میں اضافے کا باعث بھی ہو گی۔

ہماری تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ 1920ء میں جب حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ بطور مبلغ تشریف لائے تو یہاں فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے تھے لیکن آپ کو ملک میں داخل نہیں ہونے دیا گیا، اس وقت اس کی اجازت نہیں ملی اور ان کو ایک گھر میں قید کر دیا گیا۔ وہاں اور بھی قیدی تھے۔ آپ کی تبلیغ سے دو مہینے میں پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 250) تبلیغ کے ساتھ ساتھ ان کا عملی نمونہ بھی تھا، ان کا تقویٰ بھی تھا، ان کی دعائیں بھی تھیں۔ پس تبلیغ کے ساتھ یہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ آپ کے قیام کے دوران یہاں پانچ چھ ہزار احمدی ہوئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت یہ فرمایا تھا کہ اگر یہی بیعتوں کی تعداد ہو تو چند دہائیوں میں لاکھوں تک یہ تعداد پہنچ سکتی ہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 477) بہر حال وہ ٹارگٹ تو حاصل نہ ہو سکا جو بھی روکیں تھیں یا حالات تھے یا ہماری کمزوریاں تھیں لیکن اب موقع ہے کہ ہم ایک عزم کے ساتھ اس کی کوشش کریں، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں بھی یہاں پیغام پہنچ گیا تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ''... ایسا ہی اور کئی انگریز ان ملکوں میں اس سلسلہ کے ثنا خوان ہیں اور اپنی موافقت اس سے ظاہر کرتے ہیں ...'' بڑی تعریف کرتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم بالکل اس تعلیم کے قائل ہیں۔ تو فرماتے ہیں ''... چنانچہ ڈاکٹر بیکر جن کا نام ہے اے جارج بیکر نمبر 404 سیس کوئی بینا ایونیو (Susquehanna Avenue) فلاڈلفیا امریکہ۔ میگزین ریویو آف ریلیجنز میں میرا نام اور تذکرہ پڑھ کر اپنی چٹھی میں یہ الفاظ لکھتے ہیں ...'' جس نے مضمون لکھا تھا ان کو بیکر صاحب یہ لکھتے ہیں کہ ''مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اُس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل میں حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 106)

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ عاجز راقم کو ان تھوڑے سے ایام میں جو ملک امریکہ میں داخل ہوئے گزرے ہیں باوجود بڑی مشکلات اور رکاوٹوں کے جو متعصّب عیسائیوں کی طرف سے پیش آئیں معتدبہ کامیابی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ پھر لکھتے ہیں کہ اس وقت 29 نئے جنٹلمین اور لیڈیاں عاجز کی تبلیغ سے داخل دین متین ہو چکے ہیں جن کے اسمائے گرامی مع جدید اسلامی نام پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر وہ تفصیل پیش کی پھر آپ نے لکھا کہ نمبر (1) اور (2) ڈاکٹر جارج بیکر اور مسٹر احمد اینڈرسن یہ ہر دو صاحبان ایک عرصے سے عاجز کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے اور مدت سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ مخلص مسلمان ہیں، مَیں ضروری سمجھتا ہوں ان کا نام اس فہرست میں سب سے اوّل رکھا جائے۔ (ماخوذ از الفضل 22 جولائی 1920ء جلد 8 نمبر 4 صفحہ 1) پھر جیسا کہ مَیں نے کہا بعض دوسرے لوگوں کا ذکر ہے۔ اب یہ سنا ہے کہ یہاں فلاڈلفیا میں ڈاکٹر بیکر کی قبر بھی تلاش کر لی گئی ہے۔ ان کی وفات 1918ء میں ہوئی تھی۔ ان کی یہیں تدفین ہے۔ تو اس زمانے میں آج سے تقریباً سو سال پہلے سے یہاں احمدیت آئی ہوئی ہے لیکن بہر حال اب جبکہ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ہمیں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی ہے تو اس کے ذریعہ سے اب ایک نئے عزم کے ساتھ یہاں کی جماعت اور مبلغ کو بھی تبلیغ کے ایسے پروگرام بنانے چاہئیں جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور یہ

پیغام ہر طرف پھیل جائے اور یہ علاقہ امن اور خوبصورتی کے لحاظ سے ایسا علاقہ بن جائے کہ لوگ کوشش کر کے اس علاقے میں آ کر رہائش کے خواہش مند ہوں۔ آبادی کے لحاظ سے یہ شہر امریکہ کا چھٹا بڑا شہر ہے۔ اگر اس شہر میں اور اس کے اردگرد علاقے میں اسلام کا صحیح پیغام پہنچایا جائے تو انشاء اللہ انہی لوگوں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو صحیح عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے اور ہدایت یافتہ لوگ ہوں گے۔

پس ہر مسجد جو ہم بناتے ہیں ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج لے کر آتی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی درست کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی اور عملی نمونے میں بھی اپنی حالتیں بہتر کرنی ہیں اور تبلیغ کے میدان بھی کھولنے ہیں، صرف اتنی بات پر خوش ہو کر نہیں بیٹھ جانا کہ ہم نے مسجد بنا لی۔ ہم نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلامِ صادق کو مانا ہے جس نے اسلام کا احیائے نو کرنا تھا، نئی زندگی شروع کرنی تھی۔ آپ نے ان تمام غلط فہمیوں کو دنیا کے دماغوں سے نکالنا تھا جو اسلام کے متعلق پیدا ہو چکی ہیں چاہے وہ غیر مسلموں کے ذریعہ سے پیدا ہوئی ہوں یا نام نہاد علماء کی غلط تفسیروں سے پیدا ہوئی ہوں۔ اور اب یہ کام ہمارا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا ہے کہ اس لحاظ سے اپنی تمام تر کوششوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، اپنی حالتوں اور عبادتوں کو ان معیاروں تک لے کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول ہیں، جن کے بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہے۔

اس مسجد کی تعمیر میں جو خرچ ہوا جو مجھے بتایا گیا اب تک 8.1 ملین ڈالرز خرچ ہوئے ہیں۔ 1/3 حصہ جماعت نے دیا ہے، کچھ نیشنل ہیڈ کوارٹر نے دیا ہے، باقی تفصیل مَیں آگے بھی بتا دوں گا، لیکن اس 8.1 ملین ڈالرز کے خرچ کا فائدہ تو تب ہے جب اس کے مقصد کو پورا کریں اور دور رہنے کے باوجود، اگر فی الحال لوگوں کی آبادی یہاں قریب نہیں ہے، جو بھی اس شہر میں رہتے ہیں اس مسجد کی آبادی کی پانچ وقت کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

"مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔..." اُس زمانے میں ویران پڑی ہوئی تھیں اور آجکل بھی جو آباد ہیں تو وہاں غلط قسم کے نام نہاد علماء کے غلط نعروں نے ان کو امن کی بجائے فساد کی جگہ بنا دیا ہوا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ "...رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا..." لیکن کیا کچھ کام ہوئے وہاں۔ فرماتے ہیں کہ "...مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے"۔ پھر فرمایا "...مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔" (ملفوظات جلد8 صفحہ 170۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس اگر اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھیں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آ کر اس مسجد کو آباد رکھیں گے تو عبادتیں بھی قبول ہوں گی اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ صحیح رنگ میں ہو سکے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو ہماری مسجد میں اس نیت سے داخل ہو گا کہ بھلائی کی بات سیکھے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہو گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد3 صفحہ 322 مسند ابی ھریرۃ، حدیث 8587 عالم الکتب بیروت 1998ء) پس یہ ہے حقیقی مسلمان کا مقصد۔ آجکل اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے کہ اسلام جہاد کی تعلیم دیتا ہے اور بعض مسلمانوں کے عمل بھی اس بدنامی میں شامل ہیں لیکن حقیقی مومن کا کام یہ ہے کہ نیکیاں سیکھے، نیکیوں پر عمل کرے، نیکیاں پھیلائے تو گویا وہ جہاد کر رہا ہے اور یہ جہاد کرنا آج ہم احمدیوں کا کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار ہمیں نیکیوں پر چلنے اور تقویٰ پر قدم مارنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں چنانچہ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ:

"اس وصیّت کو توجّہ سے سنیں..."، فرمایا "...اس وصیت کو توجّہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں..."۔ کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ "...وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔" فرمایا "غرض ہر ایک قسم کے معاصی (گناہ) اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی..." یعنی ہر قسم کی نہ کرنے والی اور نہ کہنے والی کوئی بھی برائیاں جو ہیں، کسی قسم کی برائی کا اظہار نہ ہو ان سے۔ "...اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شرّ اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔...اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور اِتلاف حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں۔..." کسی کی بے جا طرفداری بھی غلط چیز ہے اور لوگوں کا حق مارنا بھی غلط چیز ہے اور اس پہ خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ "...اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔" (مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ 47-46۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) خاص طور پر نوجوانوں کو اس کی طرف توجہ دینی چاہئے اور بدصحبت میں آجکل کے بہت سارے مختلف قسم کے جدید ذرائع ہیں جو سوشل میڈیا پہ اور دوسری جگہوں پہ غلط قسم کی باتیں ہوتی ہیں یہ سب بدصحبتیں ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب یہاں پاکستان سے بہت سے لوگ اسائلم لے کر بھی آ کے آباد ہوئے ہیں یا رفیوجی (refugee) بن کر آئے ہیں ان کے لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کے سامنے صرف اس دنیا کی خوشیاں اور چاہتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ اگلے جہان کی فکر ہونی چاہئے، وہاں کے انعامات اور فائدے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔..." روز کے روز اعمال لکھے جاتے ہیں، فرماتے ہیں کہ "...پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے۔..." خود بھی انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ دیکھے آج سارے دن میں مَیں نے کیا نیکیاں کی ہیں اور کیا برائیاں کی ہیں۔ کن باتوں پر، نیکیوں پر عمل کیا ہے اور کن پر نہیں کیا۔ فرمایا "...اور اس میں غور کرنا چاہئے..." صرف تیار نہیں کر لینا، بلکہ غور کریں تب ہی انسان نیکیوں کی طرف جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا "...کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔..." یہ دیکھو۔ "...انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔..." فرماتے ہیں، اگر برابر کیا تو کوئی فائدہ نہیں یہ تو نقصان ہے۔ "...انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔" (ملفوظات جلد10 صفحہ 138-137۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ بہت سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ جب ہم پر فضل فرما رہا ہے تو اس کی شکر گزاری ہم پر فرض ہے۔ پس وہ لوگ جو اپنے دنیاوی کاروباروں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے حق کو اور اپنی عبادتوں کو بھول گئے ہیں یا اس پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے وہ اپنے جائزے لے لیں کہ ہمارا عہد بیعت کیا ہے اور ہمارے عمل کیا ہیں۔ اور جو یہاں نئے آئے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا میں ڈوبنا ترقی نہیں ہے بلکہ تباہی ہے۔ اور انہوں نے ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ مسجدوں کے حق ادا کرنے والے ہوں اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں، نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کیلئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔..."

اور عملی قوتوں کی ترقی یہی ہے جیسے کہ بیان ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنا عبادتوں کا بھی حق ادا کرنا اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا۔ فرماتے ہیں "...پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنی ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو۔ اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔..." جماعت بغیر عمل کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ "...یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے

وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اوراس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد3 صفحہ 371-370۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ کوئی آسان کام نہیں ہے، بہت فکر کے ساتھ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا یا دنیا کی دولت ہمیں اور ہماری نسلوں کی بقا کی ضمانت نہیں ہے بلکہ دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بقا کی ضمانت ہے، اس کے حکموں پر چلنا بقا کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ عموماً مساجد کے افتتاح پر میں مسجد کی کچھ تھوڑی سی تفصیل بھی بیان کر دیتا ہوں وہ بھی اس وقت پیش کروں گا۔ کچھ کوائف یہ ہیں، اس مسجد کی عمارت کے لئے زمین 2007ء میں خریدی گئی تھی پھر تقریباً چھ سال بعد 2013ء میں اس پہ کام شروع ہوا۔ پھر بعض روکیں بیچ میں آتی رہیں، جو بھی تھیں جائز یا ناجائز جس کی وجہ سے اب یہ مسجد اس سال مکمل ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ 8.1 ملین ڈالرز خرچ ہوئے تھے جس میں سے فلاڈلفیا کی مقامی جماعت نے دو ملین چار لاکھ 35 ہزار سے کچھ اوپر ڈالر دیئے۔ ایک ملین دو لاکھ 43 ہزار سے اوپر امریکہ کی باقی جماعتوں نے اس کے لئے ادا کئے اور چار ملین چار لاکھ 78 ہزار سے اوپر نیشنل ہیڈ کوارٹر نے ادا کئے۔ تقریباً نصف سے زیادہ نیشنل ہیڈ کوارٹر کا ہے۔ شروع میں تو صرف دو ایکڑ زمین لی گئی تھی پھر بعد میں مزید ایک ایکڑ خریدا گیا۔ پھر 2015ء میں کسی غیر مسلم نے غالباً عیسائی نے زمین سے ملحقہ اپنا پونہ ایکڑ کا پلاٹ جماعت کو ھبہ کیا جو بھی اس کا دنیاوی مقصد تھا، لیکن بہرحال جماعت کو اس نے چیریٹی میں دے دیا۔ اب اس کا کل قطعہ یا رقبہ چار ایکڑ ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ یہاں کوئی ہاؤسنگ سکیم یا فلیٹ وغیرہ بنائے جا سکتے ہیں۔ اس عمارت کا جو کوَرڈ (covered) ایریا ہے وہ اکیس ہزار چار سو مربع فٹ ہے۔ تین منزلہ عمارت ہے، بیسمنٹ میں ایک کمرشل کچن ہے، درمیانی منزل میں مبلغ کی رہائش کے لئے ایک اپارٹمنٹ تعمیر کیا گیا ہے۔ اوپر والی منزل میں دفاتر اور لائبریری بنائی گئی ہیں۔ ایک مسجد والا حصہ ہے اور دوسرا حصہ بھی دو منزلہ ہے۔ مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا ہال ہے جو کہ پانچ ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ اس میں بھی پارٹیشن کر کے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 350 کے لگ بھگ مرد اور اسی طرح 350 کے لگ بھگ عورتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ عمارت کے اس حصے میں مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ واش رومز بنائے گئے ہیں، باقی ضروریات ہیں۔ چھ ہزار مربع فٹ کا ملٹی پرپز ہال (multi-purpose hall) بھی ہے جس میں سات سو افراد بیٹھ سکتے ہیں اور کھیلیں بھی ہو سکتی ہیں، جماعتی دفاتر بھی موجود ہیں۔ چھیالیس گاڑیوں کی پکی پارکنگ بھی بنائی گئی ہے۔ کل چھیاسی گاڑیاں اَور ایکسٹرا بھی آ سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کا مقصد بیان فرمایا ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے ہر احمدی اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو اور یہ مسجد اس علاقے میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی ہو۔

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: **حضور انور کا دورۂ جرمنی 2018ء**
...................از صفحہ نمبر 20

ماریشس کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں جماعت احمدیہ ماریشس کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ماریشس سے امسال 30/افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بڑے منظّم طریق پر تھے اور ہم سب نے جلسہ سے بھرپور استفادہ کیا۔

رہائش کے حوالہ سے ممبران نے بتایا کہ ہماری رہائش جلسہ گاہ میں ہی تھی۔ اس وجہ سے ہم نے پانچوں نمازیں حضور انور کی اقتداء میں ادا کیں اور روحانی طور پر بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں یہاں کوبلنز یونیورسٹی (Koblenz University) جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ سول انجینئرنگ کر رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے۔

ماریشس کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام ممبران نے باری باری فیملی وائز اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نائیجر، بورکینا فاسو اور گنی کوناکری کے وفود کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نائیجر (Niger)، بورکینا فاسو (Burkina Faso) اور گنی کوناکری (Guinea Conakry) سے آنے والے وفود نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات داعی الی اللہ روم میں ہوئی۔

نائیجر سے دَس افراد اور بورکینا فاسو سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد جبکہ گنی کوناکری سے تین افراد پر مشتمل وفد اس جلسہ میں شامل ہوا۔

نائیجر سے آنے والے ایک احمدی امام IDI KAMAYE صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ کسی جگہ کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو اپنے سامنے اتنے قریب سے دیکھا ہے۔ یہاں کی انتظامیہ نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔

ایک لوکل مشنری LAWALI CHAIBOU OUMAR صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا گزرا۔ ہمارے لئے دعا کریں کہ ملک نائیجر میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیاں عطا کرے۔ بہت سے مخالف امام ایسے ہیں جو مستقل ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں تنگ کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مخالف امام ہیں وہ تو مخالفت کریں گے۔ پاکستان میں جتنا مولوی تنگ کرتے ہیں اتنا تنگ تو نہیں کرتے۔ وہاں حکومت ان مولویوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ افریقہ کے اماموں میں شرافت ہے ان کو سمجھاؤ تو سمجھ جاتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کرتے رہیں اور حکمت کے ساتھ ان کو تبلیغ کرتے رہیں۔

ایک مقامی معلّم نے عرض کیا کہ ملک کے معاشی حالات کافی خراب ہیں اس پر حضور انور نے فرمایا کہ **کوئی قوم اپنے آپ کو بہتر کرنے کا ارادہ کرے تو تب قومیں بہتر ہوتی ہیں اور ان کے حالات تبدیل ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس کے لئے بھی کوشاں ہے۔**

نائیجر سے آنے والے صدر مجلس انصار اللہ LOUE DEYDOU صاحب نے عرض کیا کہ میں اصل میں آئیوری کوسٹ سے ہوں اور گزشتہ دس 10 سال سے نائیجر میں مقیم ہوں۔ قبل ازیں بورکینا فاسو اور نائیجیریا میں بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ جلسہ جرمنی کے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ ایک لیڈر ایک کمیونٹی کا نظارہ ہم نے یہاں دیکھا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ نائیجر میں 97 فیصد مسلمان ہیں اور عرب ممالک نے یہاں بہت INVEST کیا ہوا ہے۔ ہمارے ملک میں احمدیت نے بھی سچائی دکھائی ہے۔ نائیجر جماعت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور نے نائیجر سے آنے والے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ کوشش کر کے اپنی تمام جماعتوں میں MTA لگائیں۔ اس پر مبلغ نے عرض کیا کہ مرکز سے آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن سولر سسٹم اور MTA لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ملک گنی کوناکری (GUINEA CONAKRY) سے آنے والے مہمان ڈاکٹر محمد AWADA صاحب نے عرض کیا کہ وہ گنی کوناکری کے ایک بڑے ہسپتال کے نیشنل ڈائریکٹر ہیں اور اصل میں لبنان سے ہیں۔ لیکن ایک لمبے عرصہ سے گنی کوناکری میں آباد ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ وہ حضور انور کی سادگی، عاجزی اور لیڈرشپ کی بہت قدر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی عاجز، شاکر اور صابر بندہ بنائے۔ میں آپ کے لئے، آپ کی فیملی کے لئے اور جماعت کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ بہت پیار کرنے والے ہیں۔ یہاں آ کر مجھے موقعہ ملا ہے اور مَیں نے ایک نئی دنیا دریافت کی ہے۔ آپ لوگ ہی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہیں۔

گنی کوناکری سے آنے والے ایک احمدی دوست محمد ALLASSANE AKOB صاحب نے عرض کیا کہ میرا اصل وطن بینن ہے اور میں گزشتہ 30 سال سے گنی کوناکری میں ہوں۔ اور 1987ء سے احمدی ہوں۔ میری فیملی اور بچے سب احمدی ہیں۔ یہ جلسہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ہر چیز اور انتظام اچھا تھا۔ کہیں بھی کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ بڑے منظّم طریق پر ہر کام ہو رہا تھا۔

ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر دس 10 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر وفود کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کانگو برازاویل کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملک کانگو برازاویل (CONGO BRAZAVILLE) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ کانگو برازاویل سے تین افراد پر مشتمل وفد اس جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچا تھا جس میں ایک کانگو ٹی وی کے جرنلسٹ DIAKOUNDILA EDECHEVRY صاحب تھے۔

حضور انور کے استفسار پر جرنلسٹ نے بتایا کہ انہوں نے جلسہ کے پروگراموں کی ویڈیو بنائی ہے اور ایک ڈاکومنٹری تیار کی ہے۔ جمعہ کو شام کی خبروں میں جلسہ جرمنی کے حوالہ سے خبریں نشر ہوئی ہیں اور پھر اتوار کو بھی پروگرام نشر ہوا۔ اس طرح وہ واپس جا کر بھی پروگرام نشر کریں گے۔ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ وہاں لوگوں کی طرف سے جماعت کے پروگراموں پر بڑے اچھے تأثرات کا اظہار کیا گیا ہے۔ صرف وہاں کے مولویوں کی طرف سے مخالفت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کیا مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے اپنا چینل بند کر دو گے۔ جرنلسٹ نے عرض کیا کہ مَیں گزشتہ دو سال سے جماعت کے پروگرام نشر کر رہا ہوں۔ اس میں حق اور سچائی کے ساتھ ہوں۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ آپ کو نیکی کی توفیق دے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ یہاں جرمنی جلسہ میں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے بہت بڑی منظم کمیونٹی دیکھی ہے۔ مخالف مولوی کہتے تھے کہ یہ تو یہاں کانگو میں ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ باہر کہیں بھی نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اب ان مولویوں کو چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ایمانداری سے کام کی توفیق دیتا رہے اور سچائی پر قائم رکھے۔

کانگو برازاویل کے وفد کی یہ ملاقات ایک بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری انفرادی طور پر حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اعلاناتِ نکاح

دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 36 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ طوبیٰ احمد بنت مکرم شمشاد احمد قمر (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی) کا نکاح عزیزم نویل احمد شاد (متعلم جامعہ

احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد داؤد شاد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب (مربی سلسلہ ربوہ پاکستان) کا نکاح عزیزم مظفر احمد ظفر (مربی سلسلہ ربوہ پاکستان) ابن مکرم منور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ شمائلہ صدف بنت مکرم عبدالخالق تبسم صاحب (بدین، سندھ پاکستان) کا نکاح عزیزم حسیب احمد طاہر صاحب (مربی سلسلہ ربوہ) ابن مکرم عبدالعزیز صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ رُباب ناظم بنت مکرم ناظم علی صاحب (آف گھٹیالیاں، ضلع سیالکوٹ پاکستان) کا نکاح عزیزم احتشام فرخ (مربی سلسلہ گرمولہ وِرکاں، گوجرانولہ پاکستان) ابن مکرم طارق جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ امتہ النور (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالقیوم صاحب (آف ربوہ) کا نکاح عزیزم شجاعت احمد فراز (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مبارک احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماہا سمیع بنت مکرم عبدالسمیع صاحب (آف انٹاریو، کینیڈا) کا نکاح عزیزم انتصار احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم آفاق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ فرزانہ اِرم بنت مکرم وسیم احمد صاحب (آف ربوہ) کا نکاح عزیزم محمد کاشف احمد (متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ) ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عاصمہ وسیم احمد (واقفہ نو) بنت مکرم وسیم احمد صاحب (آف راٹسے بُرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم راحیل عمر نواز (واقفِ نو) ابن مکرم راشد نواز صاحب (ہمبرگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ مائرہ باجوہ (واقفہ نو) بنت مکرم تنویر احمد باجوہ صاحب (آف راؤن ہائم، جرمنی) کا نکاح عزیزم توصیف احمد (واقفِ نو) ابن مکرم چوہدری اسلام احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ فریدہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم فہیم رانا صاحب (آف ٹاؤنس شٹائن، جرمنی) کا نکاح عزیزم توحید احمد (واقفِ نو) ابن مکرم مشتاق احمد صاحب (مائنز، جرمنی کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نوشین علی (واقفہ نو) بنت مکرم لیاقت علی صاحب (آف برلن، جرمنی) کا نکاح عزیزم مصور احمد فاروقی (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد فاروقی صاحب (بادفلبیل، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ رضوانہ یعقوب (واقفہ نو) بنت مکرم محمد یعقوب صاحب (آف اوفن باخ، جرمنی) کا نکاح عزیزم سید سرفراز احمد ابن مکرم سید افتخار احمد گردیزی صاحب (فورس ہائیم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ طوبیٰ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم ظہور احمد صاحب (آف اوفن باخ، جرمنی) کا نکاح عزیزم عاطف بشیر چیمہ ابن مکرم بشیر احمد چیمہ صاحب (آف رونین برگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ طاہرہ احمد بنت مکرم منیر احمد صاحب (آف فرانکفرٹ، جرمنی) کا نکاح عزیزم عامر سعید خان ابن مکرم محفوظ احمد خان صاحب (آف کولون، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ صباحت ظہیر طاہر (واقفہ نو) بنت مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب کا نکاح عزیزم گُلریز سلیم ابن مکرم داؤد غنی صاحب (آف نوئے ہوف، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نبیلہ افضل محمود (واقفہ نو) بنت مکرم راجہ محمد افضل صاحب (آف لاٹسن، جرمنی) کا نکاح عزیزم ہارون محمود ابن مکرم حسین محمود صاحب (فرانکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ سِدرہ محمود بنت مکرم ناصر محمود صاحب (آف فرانکفرٹ، جرمنی) کا نکاح عزیزم محمد یوسف (واقفِ نو) ابن مکرم یونس احمد صاحب (آف فرانکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عمارہ احمد بنت مکرم تنویر احمد صاحب (آف کاسل، جرمنی) کا نکاح عزیزم نوید احمد (واقفِ نو) ابن مکرم محمد زاہد انور جاوید صاحب (آف یوکے) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عنبر پروین بنت مکرم مدثر احمد خان صاحب (آف یوکے) کا نکاح عزیزم ندیم احمد اسلم (واقفِ نو) ابن مکرم کلیم احمد اسلم صاحب (شوال باخ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ سائرہ سعید بنت مکرم سعید تبسم صاحب (آف رُوسلز ہائیم، جرمنی) کا نکاح عزیزم طاہر گُڈٹ (واقفِ نو) ابن مکرم راشد احمد گُڈٹ صاحب (آف فرانکفرٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ منیزہ محمود بنت مکرم ثاقب نواز صاحب مرحوم (آف حورب، جرمنی) کا نکاح عزیزم عاطف محمود (واقفِ نو) ابن مکرم مظفر احمد محمود صاحب (سابق مبلغ سپین، آف ریڈشٹڈ جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عظمیٰ کنول طور بنت مکرم رحمت اللہ شمس صاحب (آف وَیٹسلر، جرمنی) کا نکاح عزیزم اَلیمان نعیم (واقفِ نو) ابن مکرم محمد نعیم خالد صاحب (آف روڈ گاؤ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ رانا فاخرہ احمد بنت مکرم رانا ناصر احمد صاحب (آف روڈ گاؤ، جرمنی) کا نکاح عزیزم احمد نواز ناصر (واقفِ نو) ابن مکرم وسیم ناصر صاحب (آف ایش بورن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ فارعہ کنول محی الدین بنت مکرم غلام محی الدین صاحب (آف ہاڈامار، جرمنی) کا نکاح عزیزم سفیر احمد (واقفِ نو) ابن مکرم نذیر احمد صاحب (آف زواِسٹ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ملیحہ اسلم کُلّا بنت مکرم چوہدری محمد ارشد کُلّا صاحب (آف گولڈن شٹیڈ، جرمنی) کا نکاح عزیزم ظہیر احمد (واقفِ نو) ابن مکرم نذیر احمد صاحب (آف بَرگش گلڈ باخ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ فاطمہ احمد بنت مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب (آف نوٹلن، جرمنی) کا نکاح عزیزم نبیل احمد (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر احمد سلام صاحب (ہنوفر، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ زونارا اُللہ بنت مکرم غضنفر اللہ صاحب (آف اُوبراُرزل، جرمنی) کا نکاح عزیزم ذیشان محمود (واقفِ نو) ابن مکرم خالد محمود صاحب (آف لیور کوزن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نائلہ احمد بنت مکرم مسعود احمد گِل صاحب (آف روئٹ لِنگن، جرمنی) کا نکاح عزیزم چوہدری خُرم احمد مبشر ابن مکرم مبشر احمد صاحب (آف روئٹ لِنگن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ اِرم سدھو بنت مکرم محمد شہزاد سِدھو صاحب (آف روئٹ لِنگن، جرمنی) کا نکاح عزیزم نوید احمد بھٹی ابن مکرم منور احمد بھٹی صاحب (آف فرائنس ہائم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماہم محمود بنت مکرم خالد محمود صاحب (آف ویزبادن، جرمنی) کا نکاح عزیزم سمیع اللہ ابن مکرم غضنفر اللہ صاحب (آف اُوبَراُرزَل، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ضُحیٰ باجوہ بنت مکرم محمد صالح باجوہ صاحب (آف ایگلز باخ، جرمنی) کا نکاح عزیزم ندیم احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب (آف فلورس ہائیم، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماریہ حسین بنت مکرم منور حسین صاحب (آف ہمبرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم زوہیب ارشد ابن مکرم ارشد محمود صاحب (آف کولون، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ سِدرہ نثار بنت مکرم نثار احمد صاحب (آف وُرس بُرگ، جرمنی) کا نکاح عزیزم ایاز احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب (آف ٹریبوٗر، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ریشم بیگ بنت مکرم مرزا شمیم بیگ صاحب (آف حاؤر گریزہاؤزن، جرمنی) کا نکاح عزیزم طلحہ اُللہ ابن مکرم چوہدری مجید اللہ صاحب (راٹنگن، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نیا احمد بنت مکرم مرزا مسعود احمد صاحب (آف فرانکفرٹ، جرمنی) کا نکاح عزیزم تحریم ماجد ابن مکرم ماجد مسعود صاحب (آف گروناؤ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ عروب خان بنت مکرم احمد سعید خان صاحب (آف اَیش بورن، جرمنی) کا نکاح عزیزم شمائل احمد منہاس ابن مکرم محمد فاروق منہاس صاحب (آف فرید برگ، جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کا اعلان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہ نکاح جو مَیں نے آج پڑھائے ہیں ان کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دونوں میاں بیوی بھی اور خاندان بھی آپس میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں اور گھروں کا سکون ہمیشہ اِن کا قائم رہے۔ ان کی ہمیشہ نیک نسلیں پیدا ہوتی رہیں۔''

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

…………………

بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (BULGARIA) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بلغاریہ سے امسال 56/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا جن میں 31/ افراد غیر از جماعت مہمان تھے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں اور جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اپنے لئے اور سب عزیزوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے ایسی کانفرنس پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ میں ان دنوں کو اپنی زندگی کے بہترین دن سمجھتی ہوں اور میں ہر طرح سے آپ کی مدد اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہاں ہمارا بہت اچھی طرح خیال رکھا گیا۔ ہر ایک نے ہمیں سہولت پہنچائی۔ ہمیں حضور انور سے ملنے کا موقعہ ملا۔ حضور انور کے خطابات بہت مؤثر تھے۔ حضور ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم برائی سے نجات پائیں اور اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ بھی دعا کریں۔ ہم سب بھی آپ کے لئے دعا کریں گے۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ دوسری ملاقات ہے۔ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے کچھ سوالات تھے جن کے جوابات مجھے حضور انور کی طرف سے مل گئے ہیں اور میری تسلی ہوگئی ہے۔ میں بلغاریہ میں ہیومینٹی فرسٹ کا ممبر ہوں۔ ہم ہیومنٹی فرسٹ کے چیئرمین سے رابطہ کر رہے ہیں تا کہ بلغاریہ میں بھی مختلف پراجیکٹ شروع کئے جاسکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے آپ رابطہ کریں۔ ہم کام کرتے رہیں گے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ بلغاریہ میں جماعت کی رجسٹریشن ہونے والی ہے۔ کیا رجسٹریشن کے بعد صرف احمدی ہی اس میں شامل ہوں گے یا دوسرے لوگ بھی شامل ہوسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر وہ احمدی نہیں ہیں اور ہم رجسٹریشن میں یہ ظاہر کریں کہ وہ احمدی ہیں تو پھر یہ غلط ہوگا، دھوکہ دینے والی بات ہے۔ اس لئے اگر تو مذہبی آرگنائزیشن کے طور پر جماعت رجسٹرڈ ہورہی ہے پھر تو شامل نہیں ہوسکتے لیکن اگر کوئی چیرٹی آرگنائزیشن (Charity Organisation) کے طور پر رجسٹرڈ ہو رہی ہے تو پھر بعض شریف طبع لوگوں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

ممبرانِ وفد کے تأثرات

☆ اس وفد میں شامل ایک خاتون Kirilka صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں کئی پروگراموں میں شامل ہوئی ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے اس جلسہ میں روحانی ماحول تھا۔ بہت پرسکون ماحول تھا جو اب رہتی زندگی تک سکون کا سامان ہے۔ لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے احترام اور محبت تھی۔ ان کی آنکھوں سے ان کے ایمان کا اندازہ ہوتا تھا کہ کیسے نیک لوگ ہیں۔ **حضور کی تقاریر نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں تقریر کے دوران روتی رہی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ اب میری نئی زندگی شروع ہورہی ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ باقی زندگی آپ کے ارشادات کی روشنی میں گزاروں۔** میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

☆ ایک عیسائی ڈاکٹر Manikatov صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمیں ایسے روحانی ماحول میں بلایا۔ مہمانوں کا بہت احترام تھا۔ نیکی پھیلانے کا شوق ہر کسی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ میں نے حضور کی خدمت میں بعض سوالات بھجوائے تھے اور مجھے بہت اچھا لگا کہ حضور نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر میرے سوالات کے جوابات بھجوائے۔

☆ ایک عیسائی خاتون Kracimira صاحبہ کہتی ہیں کہ:

میں اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے ایسی منظم مہمان نوازی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ والدین کا احترام، بچوں کی تربیت کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے۔ اسے اب زندگی کا حصہ بناؤں گی۔ مرد

حضرات جس طرح خواتین کا احترام کر رہے تھے، یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ عیسائیت میں عورتوں کے لئے اتنا عزت اور احترام میں نے نہیں دیکھا۔ شکریہ کے ساتھ ساتھ میں آپ کے لئے دعا گو ہوں۔

☆ ایک اَور عیسائی خاتون Walentina صاحبہ کہتی ہیں کہ:

مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں شریک ہوئی ہوں۔ اتنے زیادہ لوگوں کو اکٹھے دیکھ کر اور ایک دوسرے کا احترام کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ خاص طور پر آپ نے جو جبر کے خلاف تعلیم کا ذکر کیا ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا اور اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں، ان کی حقیقت واضح ہوگئی ہے اور اب اسلام کے بارے میں میرا دل مطمئن ہوگیا ہے۔

☆ ایک دوست محمد یوسف صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:

مَیں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ **جو باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں، جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب میرا دل ہر لحاظ سے صاف ہوگیا ہے۔ سب طرف بھلائی اور قرآن وحدیث کی تعلیم تھی۔ آپ کے ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ خاص طور پر حضور کے آنے پر بہت سکون ملتا تھا۔ جلسہ کے دوران ہی میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں بھی احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔** میری کافی ذاتی مشکلات تھیں لیکن جب میں جلسہ میں شامل ہوا تو میری مشکلات خود بخود دور ہونا شروع ہوگئیں۔ اب میں جماعت کے پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

☆ ایک خاتون Anna صاحبہ نے کہا:

میں پہلی مرتبہ آئی ہوں۔ مجھے سب کچھ بہت اچھا لگا۔ خدمت کا بے لوث جذبہ دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ اسی طرح بچوں کا پانی پلانا بہت اچھا تھا۔ علم میں بہت اضافہ ہوا۔

☆ ایک اور عیسائی خاتون Lilyana صاحبہ کہتی ہیں:

حضور کی تقاریر کا بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ آپ کے پاس آئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہمدردی ،حکومتوں کو سمجھانا اور آپ کے الفاظ ایسے تھے کہ اگر دنیا ان پر عمل کرے تو یہ دنیا بہت اچھی ہوجائے اور ایک پُر امن دنیا بن جائے۔ حضور ہماری فیملیز کے لئے دعا کریں۔

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔

آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

بوسنیا کے وفد کی ملاقات

بعدازاں بوسنیا (BOSNIA) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا:

بوسنیا سے امسال 59 /افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں گزشتہ سال بھی جلسہ سالانہ پر آیا تھا، امسال بھی شامل ہوا ہوں۔ جلسہ میں دعاؤں کا موقعہ ملا ہے۔ گزشتہ سال میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی کہ میرے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ ملازمت نہیں ہے۔ جب میں جلسہ سے واپس گیا تو مجھے جاتے ہی کام مل گیا۔ یہ سب حضور انور کی دعا کی برکت سے ہوا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میرے دائیں ہاتھ پر زخم تھا۔ میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت پائی اور جب واپس گھر پہنچا تو مجھے زخم سے شفاء ہوچکی تھی۔ یہ سب کچھ مصافحہ کی برکت سے ہوا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے خاندان کے لوگوں کو صحت دے اور پریشانی سے بچائے اور مجھے دوبارہ توفیق دے کہ میں پھر آکر حضور انور سے ملوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک عمر رسیدہ شخص نے عرض کیا کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے اس عمر میں خلیفہ وقت کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ایک خاتون نے اپنی پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کی اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ سرکاری یتیم خانہ کی ڈائریکٹر ہیں۔ جماعت نے ان کے ساتھ کافی پراجیکٹ کئے ہیں۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو عقل دے تاکہ سب مل کر خدمت کریں۔ حضورِ انور نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان بے نفس ہوکر کام کرے۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میڈیا میں اسلام کا غیر اسلامی چہرہ دکھایا جاتا ہے اور اسلام کو بُرے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا سوسائٹی میں ایک سٹیٹس بھی ہے تو آپ مل کر کام کریں اور اس پراپیگنڈا کے خلاف آواز اٹھائیں۔

ایک مہمان نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور بتایا کہ میں دو سال سے جماعت کے ساتھ پراجیکٹ کر رہا ہوں اور جماعت ان کے ساتھ مل کر ان کی مدد کرتی ہے۔ گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوا تھا۔ اس سال بھی شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔

☆ ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں میں اس قدر اختلافات ہیں۔ مسلمان دنیا ایک دوسرے کے خلاف ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہی جنگ کر رہے ہیں۔ یہ صرف عرب ممالک کی بات نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہی یہ صورتحال ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور اس مسئلہ کو کس طرح دیکھتے ہیں اور اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے لئے اس مسئلہ کو دیکھنا تو بہت سادہ اور simple ہے۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی اور یہ حدیث تھی کہ ایک زمانہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ہوگا، اس کے بعد خلافتِ راشدہ کا زمانہ ہوگا، اس کے بعد ملوکیت پھیلے گی اور لمبا عرصہ رہے گی اور اس کے بعد مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا۔ اور اس کے بعد اسلام کا revival ہوگا اور ایک جماعت قائم ہوگی۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اسلام کے اندر بہت سارے فرقے ہوجائیں گے اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ گو کہ کہنے کو تو صرف دو بڑے فرقے ہیں سُنی اور شیعہ لیکن ان کے اندر پھر اتنی sub-division ہوئی ہے کہ ہر گروہ اپنے اپنے امام کو ہی حق پر سمجھتا ہے۔ اور اس وجہ سے علماء میں آپس میں اختلافات ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ سے ان کی مسجدوں میں ان کے پیچھے مقتدی جو نمازیں پڑھنے کیلئے آتے ہیں ان کے ذہنوں پر ان اماموں کے خیالات راسخ ہوجاتے ہیں اور پھر ہر کوئی سمجھتا ہے کہ ہم ٹھیک ہیں اور باقی سب غلط ہیں۔ اور پھر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اسلام کی بنیادی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم نے تو فرمایا ہے کہ 'رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ' یعنی آپس میں نیک سلوک ہو اور پیار اور محبت کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ تو اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ اس قسم کے نام نہاد علماء اختلافات کی خلیج کو وسیع کرتے چلے گئے ہیں۔ پھر جو مسلمان لیڈرز ہیں ان کے ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اس بات کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھیں کہ ان کی پارٹی حکومت میں آئی اور وہ عوام کی خدمت کریں، ان کے اپنے مفادات ہوتے ہیں۔ جو بھی آتا ہے وہ اقتدار پر قبضہ جمانا چاہتا ہے، اقتدار کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور اس کی خاطر اگر ان کو لوگوں پر ظلم بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں۔ اس لئے چاہے دنیادار لیڈر ہیں، ملک کے سربراہ ہیں یا سیاسی پارٹیوں کے سربراہ ہیں یا دینی لیڈر ہیں سب نے عوام کا ایسا مزاج بنا دیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی صحیح ہیں۔ اور اس کیلئے ہمیں جو بھی کرنا پڑے کریں گے، چاہے ظلم ہی کرنا پڑے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ملکوں کے اندر بھی پارٹیوں کی چپقلش کی وجہ سے یا فرقوں میں چپقلش کی وجہ سے ظلم ہو رہے ہیں اور ایک ملک دوسرے ملک سے بھی لڑائی کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس شخص نے آنا تھا وہ آگیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ مَیں دو اہم کاموں کیلئے آیا ہوں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کراؤں اور اُسے قریب لاؤں اور انسانوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ اسی کام کے لئے جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں اپنے مشن بھی کھولے ہوئے ہیں اور تبلیغ بھی کرتی ہے اور اسلام کا پیغام بھی پہنچا رہی ہے۔ اس لئے آپ دنیا کے کسی بھی ملک میں چلے جائیں، افریقہ جہاں اللہ کے فضل سے احمدیت کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے، وہاں کے دور دراز علاقوں میں چلے جائیں، پھر انڈونیشیا ہے، ملائیشیا ہے، یورپ کے ممالک ہیں یا ایشیا کے دوسرے ممالک ہیں آپ ہر جگہ یہی دیکھیں گے کہ احمدیت کا مزاج ایک ہی ہے کہ امن اور محبت اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنا ہے۔ اسی وجہ سے بعض جگہوں پر ہم پر ظلم بھی ہوتے ہیں لیکن ہم نے کبھی retaliate نہیں کیا، کبھی جواب نہیں دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے جو حل پیش فرمایا ہے، جس کی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی بھی فرمائی تھی اور ہمارے ایمان کے مطابق قرآن کریم میں سورۃ الجمعہ میں بھی اس کا ذکر ہے، وہی ایک حل ہے جو مسلمانوں میں موجود افتراق کو ختم کرسکتا ہے۔ باقی کم از کم ہر انسان چاہے کسی بھی فرقہ کا ہو وہ عقل رکھتا ہے، اس کو چاہیئے کہ ہر بات کو سننے کے بعد یا اُس پر عمل کرنے سے پہلے سوچنا چاہیئے کہ میں جو بھی کر رہا ہوں وہ صحیح بھی ہے یا نہیں؟ ضروری نہیں کہ بے عقلوں کی طرح ہر بات کے پیچھے چل پڑیں۔ اگر عقل والے انسان چاہے وہ دنیا کے کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ اس بات کو realise کرلیں تو دنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر یہ لوگ جائزہ لیں تو ان کو پتہ لگ جائے گا کہ عراق میں بھی اور سیریا میں بھی گو کہ مغربی طاقتوں نے فساد کو ہوا دینے میں کردار ادا کیا ہے لیکن فساد کی بنیاد وہی ہے شیعہ اور سُنی کا افتراق۔ ترکی میں بھی قوموں کی وجہ سے مسئلہ پیدا ہوا ہے کہ وہ تُرک ہیں اور کُرد ہیں۔ تو ہر جگہ انسان اس لئے لڑ رہا ہے کہ ان کے اپنے interest زیادہ ہوگئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بات کو سننا نہیں چاہتے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کی نشانی بتائی تھی 'رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ' لڑائی کرنے کی نشانی تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بتائی ہے کہ 'قُلُوۡبُہُمۡ شَتّٰی' لیکن مسلمانوں کا آجکل یہ حال ہے کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ ایسے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بات مان رہے ہیں یا نہیں مان رہے؟ اگر آپ سوچیں تو آپ کو اس کا حل خود ہی مل جائے گا۔

ممبرانِ وفد کے تأثرات

☆ بوسنیا سے ایک دوست Armin صاحب جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ بوسنیا کے شہر Zenica کے میئر کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہ:

جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی اعلیٰ تھے اور حیرت ہوتی تھی کہ یہ لوگ کس طرح سے کام کر رہے ہیں۔ جلسہ گاہ میں داخل ہونے سے ایک روحانیت کی کیفیت طاری ہوجاتی اور ہر طرف سے امن اور محبت کے نظارے نظر آتے۔ لیکن ان سب باتوں سے زیادہ مجھے جس بات نے متاثر کیا وہ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ذاتی ملاقات کا تجربہ تھا۔ وہ چند لمحات میری زندگی کے سب سے حسین لمحات ہیں۔ امام جماعت کے ساتھ گفتگو کا تجربہ اور اس قدر قریب سے آپ کو دیکھنا میرے لیے ایک روحانی تجربہ تھا۔ میں امام جماعت کو قریب سے دیکھ رہا تھا کہ آپکی شخصیت میں کس قدر قوتِ جاذبہ ہے اور آپکے چہرہ پر کس قدر سکون ہے میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ آپ کی ذات مجسم امن وسلامتی ہے۔ اور میں ملاقات کے بعد بھی ان حسین یادوں سے لذت اٹھا رہا ہوں اور واپسی کے سفر میں بھی اور گھر واپسی کے بعد بھی خلیفہ کی حسین یاد میرے اندر روحانیت کے احساس کو اجاگر کرتی رہے گی۔ **موصوف نے اپنے شہر کی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اعزازی شیلڈ بطور تحفہ پیش کی اور بتایا کہ اس شیلڈ میں 1198ء کا ایک ڈاکومنٹ ہے۔ جس کے مطابق اُس وقت کے بوسنیا کے بادشاہ نے کروشیا کے لوگوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ بوزنیا آئیں اور یہاں آکر کام کریں تو یہ وہ پہلا ایسا قدیم ڈاکومنٹ ہے جس میں بوسنیا کا ذکر تاریخی طور پر ملتا ہے۔**

☆ بوسنیا سے ایک غیر احمدی مسجد کے امام حارث صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ سے قبل ایک تبلیغی نشست میں انہوں نے کہا کہ میں خود جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنا چاہتا ہوں تا کہ ذاتی علم کے بنا پر جماعت کے بارہ میں صحیح رائے قائم کرسکوں۔ اسی بنا پر انہوں نے جلسہ میں شمولیت کی دعوت قبول کی۔ جلسہ گاہ میں کچھ وقت گزارنے کے بعد موصوف نے کہا کہ:

احمدیوں کے درمیان کچھ وقت گزارنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ صحیح معنوں میں کر رہے ہو۔ موصوف جلسہ کی تمام کارروائی کو توجہ اور غور سے دیکھتے رہے، جلسہ کے بعد ان کو وفد کے باقی ممبران کے ساتھ جامعہ احمدیہ جرمنی بھی دکھایا گیا۔

جامعہ کی سیر کے بعد موصوف نے کہا:

افسوس کہ مسلمان دین اور دنیا کی تعلیم میں بہت پیچھے ہیں، مگر ایک طرف جہاں جلسہ کے دوران میں نے دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ دنیاوی علمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو سندات

سے نوازر ہے تھے اور احباب جماعت میں دنیاوی علم میں آگے بڑھنے کی روح کو فروغ دے رہے تھے تو دوسری طرف جامعہ کی سیر کے بعد اس بات کا بھی ادراک ہو گیا کہ جماعت احمدیہ خلافت کی اقتداء میں کس طرح دینی علم کی اشاعت کے لئے منظم طریق پر کوشاں ہے اور کس قدر شاندار توازن کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ کو واپس لانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

موصوف نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا:

امام جماعت احمدیہ سے براہ راست ملاقات اور گفتگو کی توفیق ملی، میرے لئے یہ امر باعث سعادت ہے۔ دوران ملاقات موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بانی جماعت احمدیہ کی تصنیف براہین احمدیہ اور تذکرہ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں، اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوف کی رہنمائی فرماتے ہوئے کہا کہ آپ پہلے ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘ اور Invitation to Ahmadiyyat کا مطالعہ کریں تو ساری باتیں اچھی طرح سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ بے شک براہین اور تذکرہ کا بھی مطالعہ کریں۔

☆ **بوسنیا کے وفد میں ایک 75 سالہ معمر بزرگ عثمان صاحب بھی شامل تھے۔ یہ ایک سے زائد مرتبہ حج بیت اللہ کی بھی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ:**

جب مجھے اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت ملی اور کہا گیا کہ اس جلسہ میں خلیفہ کی شمولیت ہوگی تو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے لفظ ’خلیفہ‘ نے میرے اندر ایک حیرت انگیز کشش پیدا کردی۔

اس عمر میں اس قدر لمبا سفر اختیار کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا مگر میری یہ نیت تھی کہ خدا کے خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نورانی چہرہ کی زیارت کا شرف حاصل کروں گا اور اس خدا کے برگزیدہ سے یہ عرض کروں گا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور باقی کی زندگی اسکی رضا کے ساتھ گزرے۔ نیز مجھے اور میرے اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ دنیا کی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ اگر اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے تو اگلے سال بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اور کوشش کروں گا کہ اس پیغام کو اپنے اردگرد کے ماحول میں پھیلاؤں۔

☆ **بوسنین وفد میں ایک خاتون معرہ صاحبہ بھی شامل تھیں۔ یہ کہتی ہیں:**

میں پہلی مرتبہ جلسہ میں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہی ہوں۔ جلسہ کے ایام کس قدر سرعت سے گزر گئے ہمیں پتہ ہی نہیں لگا۔ کاش یہ ایام اور بھی لمبے ہو جاتے۔ میری خواہش ہے کہ ہر سال جلسہ میں شرکت کروں۔ **حضور انور کے چہرہ میں ایک نور ہے جو کہ ہم نے مشاہدہ کیا، کاش ہمارے ملک کے لوگ بھی اس نور کو مشاہدہ کریں۔**

☆ **بوسنیا کے وفد میں مونٹینیگرو (Montenegro) سے تعلق رکھنے والے فاروق صاحب بھی شامل تھے۔ یہ کہتے ہیں:**

میں ایک کمزور بینائی رکھنے والا شخص ہوں، مگر اس جلسہ میں شامل ہو کر میں نے سب کچھ دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس جلسہ سے روح کو سیراب کر کے واپس جا رہا ہوں۔ میں جس ملک یا علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں وہاں دین اور مذہب سے لوگ بہت دور ہیں اور روحانیت کیا چیز ہے اس کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر جلسہ کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ خدا موجود ہے اور اس کی برکتیں یہاں امن اور سلامتی اور اطمینان قلب کی شکل میں نازل ہو رہی ہیں۔ جس سے میں نے بھی حصہ لیا ہے۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد موصوف نے کہا:

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ میں ایک کمزور بینائی والا شخص ہوں، ملاقات کے روز خلیفہ کو دور سے نظر کی کمزوری کی وجہ سے صحیح طرح دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن جب تصویر کشی کی باری آئی اور آپ سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کر رہا تھا تو اس وقت میرے دل نے یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ایک مجسم برکت اور نعمت ہے، نیز آپ نے مجھے انگریزی میں Thank you فرمایا۔ آپ کے یہ الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں اور اس گونج سے میں ایک روحانی سرور حاصل کر رہا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ صحت دے تو ہر سال اس جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا اور اس برکت کو لُوٹتے ہوئے گھر واپس جاؤں گا۔

☆ **بوسنیا کے وفد میں ایک نومبائع دوست Elvedin صاحب بھی شامل تھے۔**

جب موصوف کو بتایا گیا کہ جرمنی کے جلسہ میں حضور انور بنفس نفیس شمولیت فرماتے ہیں تو موصوف نے بھی جلسہ میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر جہاں یہ کام کر رہے تھے وہاں سے ان کو رخصت ملنی بہت مشکل تھی۔ جس شخص کے پاس یہ کام کر رہے تھے اس شخص کا رویہ بھی بہت سخت تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ اگر کام چھوڑنا بھی پڑے تب بھی جلسہ میں شامل ہو کر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ اس سلسلہ میں دعا بھی کرتے رہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جس کے پاس یہ کام کر رہے تھے اس نے خود ان کو یہ پیش کش کی کہ جتنے ایّام کی رخصت کی ضرورت ہے لے لو اور رخصت سے واپس آ کر کام شروع کر دینا۔

اس طرح موصوف کو جلسہ میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔

بوسنیا کے وفد کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

……………………

گیمبیا کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں ملک گیمبیا (GAMBIA) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

گیمبیا سے امسال 40/افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شریک ہوا۔ سب سے پہلے وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ جلسہ جرمنی بہت اچھا آرگنائزڈ تھا، ہر انتظام بہت عمدہ اور منظم تھا۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ گیمبیا بھی وفد میں شامل تھے۔ کہنے لگے کہ جلسہ کے انتظامات کے حوالہ سے میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے اس سے قبل مَیں دو مختلف سالوں میں یوکے کے جلسوں میں شامل ہوا ہوں۔

گیمبیا سے طلباء جامعۃ المبشرین غانا کے لئے جاتے ہیں۔ نائب امیر صاحب گیمبیا نے عرض کیا کہ ہمارے طلباء کو بھی ’’شاہد‘‘ کرنا چاہئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا انٹرنیشنل جامعہ غانا میں جائیں۔ جامعۃ المبشرین کے تین سال بعد جو طلباء ذہین ہوں گے اور پڑھائی میں اچھے ہوں گے وہ انٹرنیشنل جامعہ میں جائیں گے۔

گیمبیا کے وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات سات بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

……………………

مقدونیہ کے وفد کی ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا (MACEDONIA) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

میسیڈونیا سے امسال 83/افراد نے جلسہ میں شرکت کی، پچاس افراد ایک بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر 34 گھنٹوں میں طے کر کے آئے تھے جبکہ دیگر افراد دوسرے ذرائع استعمال کر کے شامل ہوئے۔ شامل ہونے والوں میں 21/احمدی افراد، 29/غیر از جماعت اور 14/عیسائی تھے۔ شامل ہونے والوں میں ایک بڑے شہر کے مئیر اور چار مختلف ٹی وی چینلز کے صحافی بھی تھے جنہوں نے جلسہ کے تینوں دن جلسہ کے مناظر کی ریکارڈنگ کی نیز مختلف مہمانوں کے انٹرویوز کئے۔ اپنے ٹیلیویژن کے لئے وہ ڈاکومنٹری تیار کریں گے۔

ایک خاتون صحافی نے عرض کیا کہ وہ پہلی دفعہ آئی ہے۔ جلسہ بہت زبردست تھا۔ محبت، پیار تھا۔ امن کی تعلیم تھی۔ میں نے جلسہ میں کوئی کمی نہیں دیکھی۔ پروفیشن کے لحاظ سے میں ایک صحافی ہوں۔ میں نے بطور صحافی کام کیا ہے۔ مردوں کے، عورتوں کے انٹرویو کئے ہیں۔ بہت مطمئن ہو کر واپس جا رہی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ تو بڑی اچھی صحافی ہیں ورنہ صحافی تو کم ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

ایک مہمان جو کہ پروفیسر ہیں وفد میں شامل تھے۔ موصوف نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اتنے بڑے جلسہ میں ایک ملی میٹر بھی انصاف اور عدل سے دوری نظر نہیں آئی۔ **یہ جماعت پوری طرح سے اللہ تعالیٰ کی راہ پر چل رہی ہے۔ میرے دل نے اس کی تصدیق کی ہے اور گواہی دی ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔**

ایک بچی نے عرض کیا کہ میری شادی ایک پاکستانی احمدی سے ہوئی ہے میں نے پہلے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی تھی۔ اب میرے لئے موقعہ ہے کہ مَیں MIDWIFE کا کام کر سکتی ہوں یا عائشہ اکیڈمی میں کام کروں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ MIDWIFE کا کام کریں اور ساتھ ساتھ دین کا علم حاصل کرتی رہیں۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں نے اس کانفرنس میں شامل ہونے سے قبل احمدی مسلمان کے خلاف پڑھا تھا۔ یہاں آ کر مجھے اس کی تصدیق کرنے کا موقعہ ملا۔ سب باتیں غلط تھیں۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ میں نے یہاں اسلام کا ایک پاک چہرہ دیکھا ہے۔ تین سو سال نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے جماعت احمدیہ دنیا میں غلبہ حاصل کرے گی اور اسلام کو لیڈ (LEAD) کرے گی۔

ایک مہمان نے سوال کیا جو مسلمان اور عیسائی ہماری جماعت کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تو مرنے کے بعد ان سے کیا سلوک ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ یہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے کہ وہ ان سے کیا سلوک کرتا ہے۔

☆ **جلسہ میں تین مسلمان پروفیسر بھی شامل ہوئے جو آپس میں دوست ہیں۔ ان میں سے ایک آئی ٹی کے پروفیسر Djeladini Etem (جلادینی ایتیم صاحب) نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھا:**

’’میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور مقدونیہ میں مقامی احمدی افراد کا ممنون ہوں جن کی دعوت پر میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اس جگہ پر صحیح اسلامی تعلیمات کا ظہور ہو رہا تھا۔ اگرچہ اس سے قبل میں نے جماعت احمدیہ اور ان کے خلفاء کے بارہ میں پڑھ اور سن رکھا تھا اور بہت سی باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں لیکن یہاں آ کر ان سب کا جواب مل گیا۔ میں نے جماعت کے خلیفہ کو دیکھا، ان کی باتیں سنیں اور ان سے بہت زیادہ علم حاصل کیا۔ جو باتیں جماعت کے خلیفہ نے بیان کیں ان سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔‘‘ نیز کہتے ہیں کہ: ’’جماعت کے خلیفہ کی باتیں سن کر میرا پختہ ایمان ہے کہ تمام دنیا کے افراد اس پیغام اور راستہ کو اختیار کرلیں گے جو اللہ جلّ شانہ کی طرف سے شروع ہوا ہے۔ میری طرف سے آپ کو سلام اور امن ملے۔ میں آپ کیلئے خیر اور نیک تمنا کرتا ہوں۔

☆ **پروفیسر ڈاکٹر Metus Sulejmani (میٹوس سلیجانی صاحب) مقدونیہ میں سوشیالوجی کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:**

’’میں جماعت احمدیہ کے افراد کا جلسہ کی دعوت اور اعلیٰ مہمان نوازی پر شکر گزار ہوں۔ جماعت کی طرف سے جلسہ کے دوران میں نے جن اعلیٰ انسانی اقدار کا مذہبی اور معاشرتی اظہار دیکھا اس پر بہت مثبت سوچ رکھتا ہوں۔ میں نے جلسہ کے دوران بین الاقوامی بھائی چارہ کے اصولوں کا مظاہرہ دیکھا۔ میں جماعت احمدیہ کو ان کے الٰہی مشن میں کامیابی اور ترقی کا متمنی ہوں اور آپ کیلئے دعا گو ہوں۔ بہت احترام کے ساتھ اجازت۔‘‘

☆ **پروفیسر ڈاکٹر Munir Ademi (منیر آدمے صاحب) مقدونیہ میں پروفیسر ہیں۔ وہ اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کرتے ہیں کہ:**

’’خاکسار اپنے اور اپنی فیملی کی طرف سے بہترین مہمان نوازی پر جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہے۔ یہ جماعت اپنی دینی، روحانی، قومی اور معاشرتی اقدار کو بہت اعلیٰ طور پر پیش کرتی ہے۔ میں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر خصوصی طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا ان کے ٹھوس اور مدلّل خطابات کے لئے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن میں انہوں نے محبت، امن اور بھائی چارہ کی ضرورت پر زور دیا۔‘‘

انہوں نے دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ: آپ کے خیال میں وہ وقت کب آئے گا جب یہ جماعت ساری دنیا میں مسلمانوں کو lead کرے گی؟ کیونکہ مجھے نظر آرہا ہے کہ اس جماعت کے اندر وہ چیز ہے جس سے یہ تمام مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کر سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مذہبی جماعت ہے اور مذہبی جماعتیں آہستہ آہستہ بڑھا کرتی ہیں، ترقی کیا کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اس سال بھی چھ لاکھ سے زائد لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ دنیا کی اکثریت جماعت کے یا اسلام کے حقیقی پیغام کو سمجھے گی اور اس میں شامل

ہوجائے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں مسیح محمدی ہوں اور مسیح موسوی کے قدموں پر آیا ہوں اور عیسائیت کی جوترقی ہوئی تھی اور جب ان کو دنیا میں پہچانا جانے لگا اور ان کی مخالفتیں کم ہوئیں تو اس کو تین سو سال سے زائد کا عرصہ لگا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تین سو سال کا عرصہ نہیں گزرے گا کہ جماعت دنیا کے اکثر حصہ پر غالب ہوگی، یا حقیقی اسلام کو ماننے والے لوگ ہوں گے۔ اس لئے ہمیں مایوسی کوئی نہیں۔ اس کیلئے نسلوں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

☆ Koceva Gonca (کوشے وا گونزہ صاحبہ) جو پیشہ کے لحاظ سے صحافی ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

''میں پیشے کے لحاظ سے صحافی ہوں۔ بہت سی کانفرنسز دیکھی ہیں۔ لوگوں کے انٹرویو کئے ہیں۔ میں کوشش کروں گی کہ جلسہ کی ڈاکومنٹری میرا سب سے اچھا کام ثابت ہو اور انٹرنیٹ پر ساری دنیا اس کو دیکھے۔ میں چاہتی ہوں کہ آئندہ بھی آپ کے ساتھ مل کر کام کروں اور جو لوگ میرا پروگرام دیکھیں وہ سمجھ لیں کہ محبت کیسے پھیلائی جاتی ہے۔ احمدیت کے بارہ میں دنیا کو سچائی بتاؤں گی کہ زندگی کیسے گزارنی چاہئے۔ میں نے زندگی میں اس سے قبل اتنے اچھے لوگ نہیں دیکھے جو اس پیمانے پر مثبت خیالات اور مثبت سوچ کو پھیلا رہے ہوں۔''

☆ وفد میں شامل ایک مہمان Kostovski Stojanco (کوستوسکی ستوانچو صاحب) لکھتے ہیں:

''میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں 2012 میں شامل ہوا تھا اور یہ میرا دوسرا جلسہ ہے۔ اب کی بار مجھے دوبارہ انہی باتوں کا تجربہ ہوا جو قبل ازیں ہو چکا تھا۔ میں نے آپ سے اپنے لئے اور دوسرے شاملین کیلئے حقیقی محبت دیکھی۔ ہماری بہت اچھی مہمان نوازی کی گئی۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ آپ کی ان تقاریر کا جن میں آپ نے اسلام کی باتیں بتائیں۔ آپ کی تقاریر سے میرے کئی سوالوں کا جواب ملا۔ قبل ازیں میں ان کا جواب نہیں جانتا تھا۔ آپ کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جلسہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔''

☆ Uzunova Dejana (عذونووا دیانہ صاحبہ) بیان کرتے ہیں:

''یہ جلسہ ہر لحاظ سے مکمل تھا۔ خصوصاً تمام پروگرامز وقت پر شروع ہو رہے تھے۔ یہ میرا پہلا جلسہ ہے اور چاہتی ہوں کہ دوبارہ بھی شامل ہوں۔ میں ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ جلسہ پر ہمارے جیسے لوگ جو مسلمان نہیں ہیں، کیا ان کیلئے ضروری ہے کہ تمام پروگرام کے دوران ہال میں رہیں یا ان کیلئے پروگرام کا ایک ایسا حصہ بھی ہو جن میں ان کو علیحدہ سے جلسہ اور جماعت کا تعارف کروایا جائے۔''

☆ Findanka Ristova (فی دانکا، ریستووا صاحبہ) لکھتی ہیں کہ:

پچھلے سال جلسہ نے جو اچھا اثر مجھ پر چھوڑا تھا اس نے مجھے مجبور کیا کہ امسال دوبارہ آؤں اور دوبارہ اسی گرمجوشی نے میرے دل کو بھر دیا ہے۔ جلسہ نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ خصوصاً تمام کارکنان نے جو بغیر غلطی کے اپنے فرائض ادا کر رہے تھے۔ ہمیں یہ محسوس ہو رہا تھا گویا ہم گھر پر ہیں۔ امسال خلیفہ صاحب کی تقریر نے میرے دل پر اثر کیا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔''

☆ Zorinski Zorancho (زورنسکی زورنچو صاحب) لکھتے ہیں کہ:

''میں جلسہ پر پہلی بار بطور مہمان اور بطور صحافی شرکت کر رہا ہوں۔ میں اس دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وسیم صاحب نے مجھے دی۔ میں اپنے ناظرین کو وہ باتیں بتانا چاہتا ہوں جو انہیں ابھی تک معلوم نہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ پیار محبت اور بھائی چارہ سے وقت گزار رہے ہیں۔ میں اس بات کا اعتراف کرنا چاہوں گا کہ شروع میں میرا خیال تھا کہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگوں کے اجتماع سے مسائل کھڑے ہوں گے۔ لیکن پہلے دن ہی میں نے محسوس کر لیا کہ یہاں ایسا کچھ نہیں جس پر اعتراض پیدا ہو سکے۔''

مزید کہتے ہیں کہ: '' آپ کا موٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' ایک ایسا واحد پیغام ہے جو بہت مقدس پیغام ہے، گویا آسمانی پیغام ہے۔ یہ موٹو تمام انسانیت کیلئے ایک بہترین راہنما اصول ہے۔ میں حضور کے خطابات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ زیادہ تعداد میں لوگ آپ کی باتیں سنیں۔ میں بطور صحافی کوشش کروں گا کہ اپنے ناظرین کو اس پیغام کا ایک حصہ دکھاؤں جو میں نے ریکارڈ کیا۔ حضور سے ملاقات نے مجھ پر ایک عجیب اثر کیا۔ جب میں نے آپ کا ہاتھ چھوا تو میرے جسم میں بجلی کی لہریں دوڑیں۔ آپ میں ایک روحانی طاقت ہے۔ اب جب میں یہ بات کہہ رہا ہوں دوبارہ میرے جسم کی وہی حالت ہے۔ میرے علم میں نہیں تھا کہ حضور کے ہاتھ پر بوسہ دے سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو بوسہ دیتے دیکھا میں بھی اب یہی چاہوں گا۔''

انہوں نے ملاقات کے دوران سوال کرتے ہوئے کہا: احمدی مسلمانوں میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

اس کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت جو ظاہری فرق آپ دیکھ رہے ہیں اور آپ نے یہاں آکر بھی دیکھ لیا ہے کہ وہ یہ ہے کہ اس وقت احمدیہ مسلم جماعت جو دنیا میں ہر جگہ ہے وہ خلافت کے سایہ تلے ایک ہی آواز پر اُٹھنے بیٹھنے والی ہے اور ایک ہی طرح کی سوچ رکھنے والی ہے اور ایک ہی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے جبکہ دوسرے مسلمانوں کے پاس ایسا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ ہر فرقہ اپنے اپنے راگ الاپتا رہتا ہے۔ آجکل کے لحاظ سے تو یہی فرق ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے دنیا میں آپ کہیں جا کر دیکھ لیں، چاہے وہ مغربی افریقہ یا مشرقی افریقہ یا انڈونیشیا یا جو جزائر کے رہنے والے ہیں یا ساؤتھ امریکہ یا امریکہ یا یورپ یا ایشیا میں رہنے والے ہیں سب کی سوچ ایک ہی طرح کی ہوگی۔ اور یہ بات آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گی کہ دنیا میں مختلف ملکوں میں رہنے والی مختلف قومیں ایک ہی سوچ رکھتی ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی سوچ ہے۔ پس اِس ایک سوچ کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی کہ چودھویں صدی میں جو مسیح موعود اور مہدی معہود امام آئے گا اُس کو ماننا۔ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اور مسلمان اُمت اُسے مانے گی تو امّت واحدہ بن جائے گی۔ اس لئے باوجود مخالفتوں کے مسلمانوں میں سے ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ شامل ہوتے ہیں کہ امن اور پیار اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے۔ اس لئے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب تمام مسلمانوں کی سوچ ایک ہوجائے گی جب وہ جماعت کے پیغام کو سمجھنا شروع ہوجائیں گے۔

☆ Maria Tncevska (ماریہ تانچسکا وا صاحبہ) لکھتی ہیں کہ:

مجھے اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ جلسہ میں دوسری بار شامل ہو رہی ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا اجتماع اور میرے لئے ایک بڑا روحانی تجربہ تھا۔ جلسہ کے دوران ایک لمحہ ایسا بھی آیا جب مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہر طرف سے روحانی لہریں آرہی ہیں۔ ایک لمحہ ایسا بھی آیا جب تمام لوگ اکٹھے عبادت کر رہے ہیں۔ آپس میں پیار اور محبت پیدا کر رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں اسلام کے بارہ میں میرے خیالات کو تبدیل کر رہی تھیں۔ یہ سب کچھ بہت حیران کن تھا۔ کہ تمام لوگوں آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔''

☆ Daniel Cuklev (دانیال سوکلیوو صاحب) لکھتے ہیں کہ:

''میں جلسہ میں دوسری بار شامل ہوا ہوں۔ اس بار میں نے زیادہ لوگوں کو دیکھا۔ میرے خیال میں دوسرے ممالک سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی ہے۔ کھانا بہت مزیدار تھا اور بہت اچھا تھا۔ اس طرح **مجھ پر اس بات کا بہت اثر ہوا کہ نماز کے اوقات میں 40 ہزار لوگ تھے اور ایسی خاموشی تھی کہ جیسے یہاں کوئی موجود نہ ہو اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تمام لوگ اپنے مذہب اور اپنے خلیفہ کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں۔''**

☆ Natalja Krsteska (ناتالیہ کرسٹسکا صاحبہ) لکھتی ہیں کہ:

اس جلسہ میں شامل ہو کر مجھے محبت اور بنی نوع کی ہمدردی کی ایسی روشنی ملی جو میری راہنما بنی۔ ہم سب خدا کو اپنے اعمال کے ذریعہ سے پا سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں چاہئے کہ خدا کی دل کے ساتھ اطاعت کریں۔ تا کہ یہ دنیا بہتر جگہ بن سکے۔ میں دوسری بار جلسہ میں شامل ہونے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتی ہوں۔''

☆ Adem Vejselov (آدم وے سیلو صاحب) لکھتے ہیں کہ:

''ہم نے مقدونیہ سے جلسہ کیلئے بس میں سفر کیا۔ سفر بھی وقفوں کے ساتھ اچھا رہا۔ مجھے جلسہ کے افتتاح پر جھنڈا لہرانے کی تقریب بہت اچھی لگی۔ حضور نے اپنے خطابات میں احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی، جماعت کے مقصد کو بیان فرمایا اور اسلامی تعلیم کو بہت عمدہ طور پر بیان فرمایا۔ تینوں دن میں نے تقاریر سنیں۔ مجھے اب محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے اب جا کر علم ہوا ہے کہ حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے۔ ایک مسلمان کو غیر مسلموں سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ یہ جلسہ میرے لئے سیکھنے کا بہت نادر موقع تھا۔''

☆ ایک مہمان خاتون نے سوال کیا کہ آپ کا بحیثیت خلیفہ جو کام ہے وہ بڑا مشکل کام ہے۔ آپ کس طرح یہ کر پاتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بس اللہ تعالیٰ کروا دیتا ہے۔ یہ کام انسانی کوششوں سے نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے کام اللہ ہی کرواتا ہے۔ یہ لوگ تو پانچ دن کام کر کے دو دن ویک اینڈ کے لے لیتے ہیں یا چھ دن کام کے بعد ایک دن ویک اینڈ کا لے لیتے ہیں، لیکن میرے لئے کوئی ویک اینڈ نہیں ہے۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ اس وقت پاکستان میں جو عمران خان کی حکومت آئی ہے، کیا اُس کے آنے سے احمدیوں کے حالات بہتر ہو سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب تک احمدیوں کے متعلق جو قانون ہے جو 1974ء میں قومی اسمبلی نے پاس کیا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور بعد میں ضیاء الحق نے آکر اس میں مزید ترمیمیں کر کے اُس کو اس طرح بنایا کہ احمدیوں کی کوئی آواز نہیں ہو سکتی، احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، احمدی ایک دوسرے کو سلام نہیں کر سکتے، احمدی بسم اللہ نہیں پڑھ سکتے اور اس طرح کے عجیب اور بیہودہ قسم کے قوانین ہیں جب تک وہ قائم ہیں کوئی بھی حکومت آجائے وہ کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ ان قوانین کی وجہ سے ملّاں آجکل زور میں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک عمران خان کا تعلق ہے تو اس کو بھی اسی قانون کے تحت حکومت چلانی ہوگی اور مولوی کا زور ہے۔ یہاں تک کہ گزشتہ دنوں میں عمران خان نے ایک معاشی ترقی کیلئے ایڈوائزری کونسل بنائی تھی۔ اس میں ایک بہت اچھا احمدی اکانومسٹ جو دنیا میں مانا ہوا ہے اور امریکہ میں ایک یونیورسٹی میں پڑھا رہا ہے اس کا نام بھی شامل کر لیا۔ اس کا نام شامل کرنے پر ملّاں نے اتنا شور مچایا کہ تم نے ایک قادیانی کو شامل کر لیا ہے اور ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ گوکہ پہلے عمران خان کے منسٹرز نے اس کو resist کیا اور کہا کہ ہم نے اسے کسی اسلامی نظریاتی کونسل میں تو شامل نہیں کیا، ہم نے تو معاشی ترقی کی ایک کونسل میں شامل کیا ہے اور اُسے کمیٹی کا ایک ممبر بنایا ہے۔ لیکن ملّاں نہیں مانے اور آخر عمران خان کی حکومت کو مولویوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور پھر انہوں نے اس اکانومسٹ کو مجبور کیا کہ اب resign کر دو یا ہم تمہیں ہٹا دیں گے۔ تو یہ ہے پاکستان میں عمران خان کی حکومت کے انصاف کی تازہ مثال جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

میسیڈونیا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یہ ملاقات سات بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

.......................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ مُسلمہ عالمگیر کی

خدمت دین و خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں

عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات اور الٰہی نصرت و تائید کے روشن نشانات سے معمور

خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

(چند جھلکیاں اعداد و شمار کے آئینہ میں)

فضل الرحمان ناصر۔ استاذ جامعہ احمدیہ یُوکے + اویس احمد نصیر۔ مربی سلسلہ

قسط نمبر 7

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریکات (گزشتہ سے پیوستہ)

بچوں کو نماز پڑھنے اور سلام کہنے کی عادت کی تحریک

حضور انور نے 7 جون 2003ء کو لندن میں چلڈرن کلاس سے خطاب کرتے ہوئے ربوہ کے بچوں کے نام خصوصی پیغام میں فرمایا:

''ربوہ کے بچوں کے لئے یہی میرا پیغام ہے کہ ربوہ کے ماحول کو ایسا بنا دیں کہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آرہی ہوں... بچوں کو چاہئے کہ اپنے بڑوں کو بھی توجہ دلائیں اور خود بھی خاص توجہ کریں اور مساجد میں زیادہ سے زیادہ جائیں اور مساجد کو آباد کریں تا کہ احمدیت کی فتح کے نظارے جو دعاؤں کے طفیل ہمیں ملنے ہیں، وہ ہم جلدی دیکھیں''۔ (الفضل 12 جون 2003ء)

اسی طرح خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2004ء میں فرمایا:

''پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا اجرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو یہ ان کا حال ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں۔ اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بعض اور دوسرے شہروں میں کسی دوسرے کو سلام کر کے پاکستان میں قانون ہے کہ مجرم نہ بن جائیں۔ احمدی کا تو چہرے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے۔ اس لئے فکر کی یا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اور مولوی ہمارے اندر ویسے ہی پہچانا جاتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 2004)

طاہر فاؤنڈیشن، نور فاؤنڈیشن

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام پر نور فاؤنڈیشن قائم فرمائی جس کا مقصد اہم کتبِ حدیث کے اردو تراجم تیار کرنا اور پھر انہیں شائع کرنا ہے۔

☆ حضور انور نے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب میں طاہر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

''مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو کافی سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، جو کہ بیس ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2003ء)

بدرسوم اور لغویات ترک کرنے کی تحریک

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے عظیم مقاصد میں سے ایک مقصد امّتِ مسلمہ سے ایسے بوجھ اتارنا تھا جو کہ ان کے گلے کا طوق بن چکے تھے۔ بد رسومات اور لغویات بھی انہی کے زمرہ میں آتے ہیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ نے خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں اس ضمن میں فرمایا:

''عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے یہ وصیت بھی کردی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہوگا، لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء ص 6)

☆...جادو۔ ٹونے ٹوٹکے سے بچنے کی تحریک

ایک اور برائی جس سے بچنے کے بارہ میں حضورِ انور نے احمدیوں کو تحریک فرمائی وہ جادو، ٹونے اور ٹوٹکے تھے۔ حضورِ انور نے فرمایا

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ''پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں''۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدّ باب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے، نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنے اثر ڈالتے رہیں گے اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔'' (روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء ص 4)

☆...شادی بیاہ کے موقع پر لغو رسومات سے بچنے کی تحریک

☆ حضور انور نے خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء میں شادی بیاہ پر لغو تقریبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو مَیں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بعض گھر جو دنیا داری میں بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں ان کی ایسی رپورٹس آتی ہیں اور کہنے والے پھر کہتے ہیں کہ کیونکہ فلاں امیر آدمی تھا اس لئے اس پر کارروائی نہیں ہوئی۔ یا فلاں عہدیدار کا رشتہ دار عزیز تھا اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اس سے صرف نظر کیا گیا۔ غریب آدمی اگر یہ حرکتیں کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ بہرحال یہ تو بعض دفعہ لوگوں کی بدظنیاں بھی ہیں لیکن جب اس طرح صرفِ نظر ہو جائے چاہے غلطی سے ہو جائے اور پتہ نہ لگے تو یہ بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس بارے میں واضح کر دوں کہ ایسی حرکتیں جو جماعتی وقار کی اور اسلامی تعلیم اور اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں اگر مجھے پتہ لگ جائے تو ان پر مَیں بلا استثنا، بغیر کسی لحاظ سے کارروائی کروں گا اور کی بھی جاتی ہیں... جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ

گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے۔(الفضل انٹرنیشنل 16 دسمبر 2005ء ص 5)

☆...سگریٹ نوشی سے بچنے کی تحریک

☆حضور انور نے خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''آج کل یہی برائی ہے حُقّہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔تو یہ سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجّال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں''(الفضل انٹرنیشنل 5 دسمبر 2003ء)

قیام نماز کی تحریک

حضور انور آغاز خلافت سے ہی جماعت کو نماز کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں۔حضور انور نے خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء میں فرمایا:

''جہاں جہاں احمدی آبادیاں ہیں، اپنی مساجد کو آباد رکھنے کی کوشش کریں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء میں فرمایا:

''عمومی طور پر پاکستان میں بھی اور دنیا کی ہر جماعت میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہیں، نمازوں کے قیام کی خاص طور پر کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اُس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پاک نمونے پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''(الفضل انٹرنیشنل 4 مئی 2007ء ص 7)

15/اپریل 2016ء کو حضور انور نے مکمل خطبہ جمعہ میں نماز پڑھنے اور معیار بلند کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش کرنی چاہیے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 مئی 2016ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 24 فروری 2012ء میں فرمایا:

''ہمارا تو اب یہ اور صرف یہی کام ہے اور یہ مقصد ہونا چاہئے کہ جہاں خالص ہو کر ایک خدا کی عبادت کے لئے مسجدوں میں آئیں تا کہ ہماری عبادتوں کے معیار بڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم ہو، وہاں اس سچائی کے نور کو دنیا میں پھیلانے کا بھی باعث بنیں۔ پس جب سچائی کے نور کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ہمیں صرف ظاہری عبادت کا دعویٰ کافی نہیں ہوگا بلکہ اس نور سے اپنے آپ کو منور بھی کرنا ہوگا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 16 مارچ 2012ء ص 6)

دو نوافل اور نفلی روزہ کی تحریک

دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی مخالفت کے پیش نظر حضور انور نے خطبہ جمعہ 3 دسمبر 2010ء کو روزانہ 2 نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔''(الفضل انٹرنیشنل 24 دسمبر 2010ء ص 6)

حضور انور نے 7/اکتوبر 2011ء کو ہفتہ وار ایک روزہ رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2011ء ص 6)

حضور انور نے 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں ہفتہ وار 40 نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''چند سال ہوئے میں نے کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ کم از کم اب ہمیں چاہیے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 مارچ 2016ء ص 9)

تعمیر مساجد کی تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ 11 نومبر 2005ء میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینے کی عمومی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''اس زمانے میں جس میں مادیت کا دور دورہ ہے احمدی ہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے اس کے گھر بھی تعمیر کرتا ہے۔ اور اس کی عبادت سے اپنے آپ کو سجانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اپنی نسلوں میں بھی ان کی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ یہ روح پھونکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مَدّ مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی۔ وہ اس میں سے اس مدّ میں ضرور چندہ دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔ یہ مدّ اب بھی شاید ہو۔ حالات کی وجہ سے پاکستان میں تو مَیں اس پر زور نہیں دیتا لیکن باہر پتہ نہیں ہے کہ نہیں اور اسے اب بیرون کہنے کی تو ضرورت بھی نہیں۔ عموماً مساجد کی ایک مد ہونی چاہئے اس میں جب بچے پاس ہو جائیں تو اس وقت یا کسی اور خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں چندہ دیا کریں اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں بے شمار احمدی بچے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔ اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مَدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سی فکروں سے آزاد فرما دے گا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2005ء ص 7)

مسجد ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کی تعمیر کے لئے مالی تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/اکتوبر 2004ء میں فرمایا:

''اب میں یوکے کی جماعت کے لئے چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ اُنہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن اُمید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔ Covered ایریا یہ زیادہ کر لیں گے۔ پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصار اللہ یوکے نے (یادداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصار اللہ مسجد بنائیں گے۔ اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصار اللہ یوکے کے سپرد کر رہا ہوں کہ اُنہوں نے وہاں انشاء اللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصار اللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کر لیں اور کمر ہمت کس لیں بہرحال ان کو مدد کرنی ہوگی وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 29/اکتوبر 2004ء)

چنانچہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے جماعت احمدیہ ہارٹلے پول میں 2005ء مسجد ''ناصر'' کی تعمیر کی توفیق ملی۔ حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا افتتاح فرمایا۔

''بریڈفورڈ میں تقریباً جو ان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پوؤنڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی۔ گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے اُمید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کر کے مسجد مکمل کر لیں گے لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ یوکے کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے اُمید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں گے اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی تو یوکے کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 29 اکتوبر 2004ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بریڈفورڈ میں اڑھائی ملین کے خرچ سے مسجد ''بیت المہدی'' کی تعمیر 2008ء میں مکمل ہو گئی اور حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7/نومبر 2008ء کو بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کی تحریک

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کو خطبہ جمعہ 19 مئی 2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے جاری فرمودہ 100 مساجد کی تحریک کی طرف توجہ دلائی۔ اسی ضمن میں حضور انور نے جماعت احمدیہ جرمنی کو سال 2004ء کے دوران 5 مساجد تعمیر کرنے کا ٹارگٹ دیا تھا۔ چنانچہ 7/ستمبر 2004ء کو حضور نے 5 ویں مسجد بیت الھدیٰ کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

''دوسرے انہوں (امیر صاحب جرمنی۔ناقل) نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنا لیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور مَیں دوں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 26/اگست 2005ء میں یاد دہانی کراتے ہوئے فرمایا:

''جرمنی نے آج سے 10 سال پہلے 100 مساجد کا وعدہ کیا تھا۔ اس کی رفتار بڑی سست ہے۔ تو خلافت جوبلی منانے کے لیے اب اس میں بھی تیزی پیدا کریں اور خدام، انصار، لجنہ پوری جماعت مل کر ایک منصوبہ بنائیں کہ ہم نے سال میں صرف چار پانچ مساجد پیش نہیں کرنی بلکہ 2008ء تک اس سے بڑھ کر مساجد پیش کرنی ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام میں جُت جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ اور آپ کی مساجد کی تعمیر کی رفتار بھی انشاء اللہ تعالیٰ تیز ہوگی۔ جو روکیں راستے میں پیدا ہو رہی ہیں وہ بھی دور ہوں گی۔ لیکن بہر حال اس کے لیے دعاؤں پر زور دینے اور پختہ ارادے کی ضرورت ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2005ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء میں فرمایا:

''2003ء میں جب مَیں پہلی دفعہ یہاں جلسہ پر آیا تو امیر صاحب نے چند مساجد کا افتتاح مجھ سے کروایا۔ اس وقت مَیں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ آئندہ جب مَیں آؤں تو کم از کم پانچ مساجد تیار ہوں۔ یا جتنی جلدی آپ پانچ مساجد تیار کر لیں گے اس وقت مَیں اپنا جرمنی کا دورہ رکھ لوں گا۔ بہرحال یہ کام اب تیزی سے جاری رہنا چاہئے۔ تو بہرحال جماعت جرمنی نے اس طرف پھر توجہ کی اور نتیجۃً جب مَیں 2004ء کے جلسے پر آیا تو پانچ مساجد کا افتتاح ہوا۔

بعض لوگوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ یہ ٹارگٹ بہت بڑا ہے، اس کو ہم پورا نہیں کر سکتے تو اس وجہ سے بلاوجہ کی ہماری سُبکی ہو رہی ہے اور ان کے خیال میں میری نظر سے جماعت جرمنی گر رہی ہے۔ یہ بالکل غلط سوچ اور خیال ہے۔ مسجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ آپ کو دیا گیا، جس کو آپ نے قبول کر لیا اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اور اسے پورا کرنا چاہئے۔ ہر سال 10 مساجد کی تعمیر کی بجائے مَیں نے ہر سال 5 مساجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ دیا ہے، اس

کو پورا کریں۔ یہ کہہ کر کہ مساجد کی تعمیر بہت مشکل کام ہے اس سے بہر حال آپ نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مومن کی یہ شان نہیں ہے۔ اگر ٹارگٹ سامنے نہیں رکھیں گے تو پھر آپ لوگ بالکل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ یہ سوچ جو پیدا ہو رہی ہے کہ جو رقم جمع ہوئی ہے یا ہو رہی ہے اس سے مسجد کی بجائے کچھ اور منصوبے شروع کئے جائیں جس سے جماعت کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء ص 5)

چنانچہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ان 100 میں سے کل ملا کر 53/مساجد کا افتتاح عمل میں آچکا ہے، 6/مساجد زیرِ تعمیر ہیں جبکہ 8/مساجد کی تعمیر کے لئے قطعہ اراضی خرید کیا جاچکا ہے۔ الحمدللہ

ناروے کی مسجد کی تحریک

خلافت رابعہ میں جماعت احمدیہ ناروے نے ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا تھا جو مکمل نہ ہو سکی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2005ء میں فرمایا:

"اس سلسلے میں آج مَیں بھی آپ کو، ناروے کی جماعت کو، ایک مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک ایسی مالی تحریک جس کا دوہرا ثواب ہے۔ جس سے آپ جنتوں کے دوہرے وارث ہو رہے ہیں۔ ایک تو مالی قربانی کر کے اور دوسرے اُس خاص مقصد کے لئے قربانی کر کے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنے لئے جنت میں گھر بنا لیا۔ فرمایا جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ ویسا ہی گھر اپنے لئے جنت میں بناتا ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے بلکہ شاید حضور رحمہ اللہ کے کہنے پر ہی (ہر حال مجھے اس وقت مستحضر نہیں ہے)۔ ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی۔ یادرکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد بھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پہ خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکا لگے گا۔ پس آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یادرکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔

یادرکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 اکتوبر 2005ء ص 8)

جماعت احمدیہ ناروے نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبّیک کہا اور 2011ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد "بیت النّصر" کا افتتاح 30/ستمبر 2011ء کو فرمایا۔ الحمدللہ

ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر

حضور انور نے فرمایا:

"یادرکھیں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا بہت بڑا ذریعہ مسجدیں بھی ہیں اس طرف بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس وقت تک ہالینڈ میں مسجد کی شکل میں جماعت احمدیہ کی صرف ایک مسجد ہے جو ہیگ (Hague) میں ہے اور اس کی تعمیر ہوئے بھی شاید اندازاً 50 سال سے زائد عرصہ ہی ہو گیا ہے۔ اُس وقت بھی اس مسجد کا خرچ لجنہ نے دیا تھا جن میں اکثریت پاکستان کی لجنہ کی تھی۔ پھر یہ نن سپیٹ کا سینٹر خریدا گیا جہاں اس وقت جمعہ ادا کر رہے ہیں یہ بھی مرکز نے خرید کر دیا ہے۔ ہالینڈ کی جماعت نے تو ابھی تک ایک بھی مسجد نہیں بنائی۔ اب آپ کی تعداد یہاں اتنی ہے کہ اگر ارادہ کریں اور قربانی کا مادہ پیدا ہو تو ایک ایک کر کے اب مسجدیں بنا سکتے ہیں۔ جب کام شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ مدد بھی فرمائے گا انشاء اللہ۔ خیر اُمّت ہونے کی ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ہے تو پھر اس پر توکل بھی کریں۔ اور یہ کام شروع کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ مدد بھی فرمائے گا... اگر یہ ٹارگٹ رکھیں کہ ہر دو سال میں کم از کم ایک شہر میں جہاں جماعت کی تعداد اچھی ہے مسجد بنانی ہے (یہاں دو تین تو شہر ہیں) تو پھر اس کے بعد مزید جماعت پھیلے گی انشاء اللہ جس طرح میں نے کہا تبلیغ بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ مسجدیں بناتے چلے جائیں تو یہ چھوٹا سا ملک ہے اس میں جب مسجدیں بنائیں گے، ان کے مَناروں سے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کی آواز گونجے گی اور آپ لوگوں کے عمل اور عبادتوں کے معیار بڑھیں گے تو یقیناً ان لوگوں کی غلط فہمیاں بھی دور ہوں گی اور آپ لوگ ان کی غلط فہمیاں دور کرنے والے بن جائیں گے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جنوری تا 2 فروری 2007ء)

سپین میں Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ 14 جنوری 2005ء میں فرمایا:

"میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں۔ جماعت اب مختلف شہروں میں قائم ہے جب یہ مسجد بنائی گئی تو اس وقت یہاں شاید چند لوگ تھے اب کم از کم سینکڑوں میں تو ہیں پاکستانیوں کے علاوہ بھی ہیں جماعت کے وسائل کے مطابق عبادت کرنے والوں کے لئے، نہ کہ نام و نمود کے لئے اللہ کے اور گھر بھی بنائے جائیں تو اس کے لئے میرا انتخاب جو مَیں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا (Valencia) کے شہر کی طرف توجہ ہوئی یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ شہر ملک کے مشرق میں واقع ہے آپ کو تو پتہ ہے دوسروں کو بتانے کے لئے بتا رہا ہوں اور آبادی کے لحاظ سے بھی تیسرا بڑا شہر ہے اور یہاں بھی ابتداء میں ہی 711ء میں مسلمان آ گئے تھے مسلمانوں کی تاریخ بھی اس علاقے میں ملتی ہے، ابھی تک ملتی ہے زرعی لحاظ سے بھی اس جگہ کو مسلمانوں نے ڈیویلپ (Develop) کیا ہے۔ بہت سے احمدی جو وہاں کام کرتے ہیں۔ مالٹوں کے باغات میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں یہ مالٹوں کے باغات کو رواج دینا بھی مسلمانوں کے زمانے سے ہی چلا آ رہا ہے تو بہر حال ہم نے بھی یہاں مسجد بنانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جلد بنانی ہے۔

سپین میں جماعت کی تعداد تو چند سو ہے اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں زمینیں بھی کافی مہنگی ہیں۔ امیر صاحب کو جب مَیں نے کہا وہ ایک دم بڑے پریشان ہو گئے تھے کہ کس طرح بنائیں گے تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ آپ چھوٹا سا، دو تین ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تلاش کریں اور اپنی کوشش کریں۔ اور جماعت سپین زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ ڈال سکتی ہے یہ بتائیں کون احمدی ہے جو نہیں چاہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والا نہ بنے؟ کون ہے جو نہیں چاہے گا کہ جنّت میں اپنا گھر بنائے؟۔ پس آپ لوگ اپنی کوشش کریں باقی اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے انتظام کر دے گا۔ یہی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا اور وہ خود انتظام فرما دے گا... یہ کام بہر حال انشاء اللہ شروع ہو گا اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحبِ حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں روک کوئی نہیں ہے لیکن تمام دُنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو مَیں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کیلئے ضرور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بن جائے گی چاہے مرکزی طور پر فنڈ مہیا کر کے بنائی جائے یا جس طرح بھی بنائی جائے اور بعد میں پھر سپین والے اس قرض کو واپس بھی کر دیں گے جس حد تک قرض ہے۔ تو بہر حال یہ کام جلد شروع ہو جانا چاہئے اور اس میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ کیونکہ اب تک جو سرسری اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق دو تین سو نمازیوں کی گنجائش کی مسجد انشاء اللہ خیال ہے کہ 6-5 لاکھ یورو (Euro) میں بن جائے گی۔ یہاں بھی اور جگہوں پر بھی مسجد بنانے کا عزم کیا ہے تو پھر بنائیں انشائ اللہ شروع کریں یہ کام ارادہ جب کر لیا ہے تو وعدے کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء)

حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29/ مارچ 2013ء کو ویلنشیا کے مقام پر مسجد "بیت الرحمٰن" کی تعکمیل کے بعد اس کا افتتاح فرمایا۔

پرتگال کی مسجد کی تحریک

حضور انور نے خطبہ جمعہ 28 جنوری 2005ء میں فرمایا:

"سپین کے دورے کے دوران ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ پرتگال سے، جو ساتھ ہی وہاں ملک ہے، جماعت کے احباب جلسے پر آئے ہوئے تھے۔ ان کی عاملہ بھی تھی ان سے میٹنگ ہوگئی۔ ابھی تک وہاں بھی مسجد نہیں ہے۔ اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے نومبائعین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ اکثر افریقن اور عرب ملکوں کے مسلمانوں میں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ مسجد نہ ہونے کی وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ تو وہاں بھی مَیں نے ان کو کہا ہے کہ جلد از جلد مسجد بنائیں اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے، مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی ہوگی کہ وہیں سے مسجد کے اخراجات کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ ایک پرانا گھر ہے جس کو بیچ کے نئی جگہ خریدی جا سکتی ہے اور تعمیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر تھوڑا بہت کچھ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ مرکز سے پوری ہو جائے گی۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام منصوبوں میں برکت ڈالے۔ اب یورپ کے ہر ملک میں اور ہر شہر میں ہمیں مسجد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام تو ہونے ہیں۔ دعا یہ کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے اور ہم ان ترقیات کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 فروری 2005ء ص 8)

مسجد بیت الفتوح میں حادثہ کے بعد اس کی تعمیرِ نَو کے لئے مالی تحریک

مورخہ 26 ستمبر 2015 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں آگ لگنے کا حادثہ پیش آیا جس سے مسجد کے احاطہ میں دیگر عمارات کو کافی نقصان پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 3 نومبر 2017 میں مسجد کی تعمیر نو کا منصوبہ پیش فرمایا اور احباب جماعت کو اس کی تعمیر کیلئے مالی قربانی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"میں مختصراً ایک اَور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کے لئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کے لئے ہے۔ اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کے لئے ہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے جب مسجد کے ایک حصّہ کو آگ لگی تھی۔ آجکل کچھ سالوں سے 1984ء سے خلافت کے یہاں قیام کی وجہ سے دنیا سے

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

افراد بھی یہاں آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور پھر مختلف فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب تو ویسے بھی دنیا کے ملکوں کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعتوں کے بھی بڑے بڑے وفود سارا سال آتے رہتے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ملحق ہال اور کمرے ہوتے تھے پہلے وہاں انتظام ہو جاتا تھا۔ جلنے کے بعد اب اس میں کافی تنگی پیدا ہو رہی ہے اور اس کی تعمیرِ نَو کا منصوبہ تو بنا لیا گیا ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ جگہ تو تھوڑی سی زیادہ ہے لیکن بہرحال منصوبہ بڑا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں مسجد کے مین (main) حصے کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسری جگہوں پہ خرچ زیادہ ہو گیا تھا تو پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کے بعد بھی مختلف کام آہستہ آہستہ ہوتے رہے جو جماعت اپنے بجٹ میں سے خرچ کرتی رہی اور کافی حد تک مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا یہ حادثہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی۔ وہ آگ لگ گئی اور یہ کافی بڑا حصہ جل گیا تو اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہو گی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے جو انشورنس وغیرہ سے ملی ہے یا دوسرے لوگوں نے بعض چندے دیئے ہیں۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں...

وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے کیونکہ یہ یو کے (UK) جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے عمومی طور پر تو جیسا کہ مَیں نے کہا یُو کے (UK) کے احمدیوں کا ہی کام ہے، جماعت کا ہی کام ہے۔ انہیں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور باہر کی دنیا کے بھی مخیّر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں انہیں حصہ لینا چاہئے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2017ء ص 8)

(باقی آئندہ)..................

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

از صفحہ 1

حضورِ انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں مسجد سے بالٹی مور (Baltimore) کے لئے روانہ ہوئے۔ حضورِ انور پہلے ڈاکٹر بیکر (Baker) کی آخری آرامگاہ پر تشریف لے گئے جنہوں نے بیسویں صدی کے آغاز میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اکتوبر میں ان کا ذکر بھی فرمایا تھا۔ حضورِ انور نے مرحوم کی آخری آرامگاہ پر دعا کی۔

❁... **مسجد بیت الصمد (بالٹی مور) کا افتتاح:** دو بجے بعد دوپہر کے قریب حضورِ انور مسجد 'بیت الصمد' بالٹی مور (Baltimore) میں رونق افروز ہوئے اور نماز ظہر و عصر پڑھا کر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد ہِلٹن ہوٹل تشریف لے گئے جہاں پریس کانفرنس فرمائی۔ مختلف معزّزین سے ملاقات کے بعد حضورِ انور مسجد 'بیت الصّمد' کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریب میں رونق افروز ہوئے اور صدارتی خطاب فرمایا۔ اسی شام بالٹی مور سے واپس مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) تشریف لے آئے۔

❁... **21/اکتوبر بروز اتوار :** حضورِ انور Dulles ایئر پورٹ سے ہیوسٹن (Houston)، ٹیکساس کے لئے روانہ ہوئے۔ حضورِ انور شام پونے چھ بجے مسجد 'بیت السمیع' ہیوسٹن رونق افروز ہوئے جہاں ایک ہزار کے قریب احمدی حضورِ انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

(تفصیلی رپورٹ آئندہ شماروں میں۔ انشاء اللہ)

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوحِ الْقُدُسِ
وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

☆...☆...☆

VACANCY: Minister of Religion: Ahmadiyya Muslim Community: Swahili Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE: We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with Swahili and both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 CEFR In addition a valid criminal clearance certificate shall be required from the applicant. He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Swahili speaker:	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community assist the Swahili Desk, enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED: You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith(Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years. You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in East Africa.You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following: Stipend of£5,100-/ per annum(single person for 35 hours a week on average annual allowance for spouse£2340, each child£1560 up to two children, plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2018

Please apply to: Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

گوہرِ نایاب

مَسیحِ پاک تھے جلوہ فروز اِک روز محفِل میں
کہ تھا اک عالَم کَیف و سُرور و سوز محفِل میں

نِظامُ الدّین نامی اِک فِدائی پاس بیٹھے تھے
نِگاہِ لُطف کی دِل میں لگا کر آس بیٹھے تھے

بظاہر غُربت و بے چارگی تھی اُن کے دَامن میں
مگر تسکین اَفزا رَوشنی تھی دِل کے آنگن میں

جلیلُ القدر پَروانے قَریبِ شمع آتے تھے
نِظامُ الدّین رَفتہ رَفتہ پیچھے ہٹتے جاتے تھے

یہاں تک ہٹتے ہٹتے جُوتیوں کے پاس جا پہُنچے
زَہے قِسمت نِگاہِ لُطف کے لَمحات آ پہُنچے

مَسیحا کی نِگہ تھی تک رَہی مدّھم نَظارے کو
طعام آیا پکارا کِس مَحبّت سے پیارے کو

نِظامُ الدّین آؤ کھائیں کھانا آج ہم مِل کر
کریں کچھ دیر باتیں پیار کی دونوں بَہم مِل کر

زُبانِ رَمز سے سَمجھا دِئے آداب مَحفِل کے
بَسا ہیں بے نَوا بھی گوہرِ نایاب محفل کے

عبدالسّلام اسلام

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم میاں محمد صدیق بانی صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21و 22 ستمبر 2012ء میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں مکرم شریف احمد بانی صاحب نے محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ قبل ازیں مرحوم بانی صاحب کا ذکرخیر متعدّد شماروں (بشمول 7؍فروری 2014ء، 3؍ستمبر 2010ء اور 4؍اپریل 2003ء) کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ ہمارا آبائی وطن چنیوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عہدِ مبارک میں ہی آپؑ کا پیغام چنیوٹ پہنچ گیا تھا۔ ایک بزرگ حضرت شیخ عطا محمد صاحب (اسٹامپ فروش) آپؑ کے صحابہ میں شامل تھے۔ میرے دادا کے چھوٹے بھائی حضرت حاجی میاں تاج محمود صاحب نے بذریعہ خط غالباً 1902ء میں بیعت کی تھی۔ ایک اور بزرگ حضرت شیخ محمد حسین صاحب نے بھی اُسی زمانہ میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔

حضرت حاجی تاج محمود صاحبؓ بہت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ قرآن مجید سے آپؓ کو عشق تھا۔ جب آپؓ احمدی ہوگئے تو بہت مخالفت بھی ہوئی۔ آپؓ کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن اپنی دکان کے قریب ایک مسجد میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے تو مسجد کے امام نے بلالیا اور پوچھا کہ آپ کیوں احمدی ہوگئے ہیں؟ حاجی صاحب نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی پیروی کرنا۔ مَیں تو صرف اس ارشاد کی پیروی میں احمدی ہوا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے پوچھے گا کہ تم نے میرے مامور کو کیوں قبول نہیں کیا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس پر اُس مولوی نے کہا کہ قیامت کے روز آپ کہنا کہ مجھے مولوی عبدالجبار نے منع کیا تھا۔ حاجی صاحب بڑے سادہ انسان تھے اور بحث مباحثہ میں نہیں پڑتے تھے۔ وہ خاموش ہوگئے۔ جب یہ گفتگو ہورہی تھی تو اُسی مسجد میں حضرت شیخ محمد حسین صاحب بھی نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے یہ ساری باتیں سن لیں۔ بعد میں وہ حاجی صاحب کو کہنے لگے کہ آپ نے آدھے چنیوٹ کو قرآن پڑھایا ہے، آپ نے مولوی صاحب کو یہ جواب کیوں نہ دیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ حاجی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ یہ بات سن کر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ آیت ابھی نازل ہوئی ہے اور پھر آپ نہایت مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو لمبی عمر عطا فرمائی اور وہ قریباً 100 سال کی عمر میں فوت ہوکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب لمبا عرصہ قادیان میں درویش رہے، ڈھاکہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودۂ خاک ہیں۔

حضرت حاجی تاج محمود صاحبؓ کے چھوٹے بھائی اور میرے دادا حاجی سلطان محمود صاحب بڑے نیک انسان تھے اور خدمت خلق کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ جب کلکتہ سے ایک دو ماہ کے لئے چنیوٹ آتے تو مختلف مساجد میں تربیتی رنگ میں وعظ و نصیحت کرتے۔ آپ نے چنیوٹ میں ’’اسلامیہ ہائی سکول‘‘ کی بنیاد رکھی اور محدود وسائل کے باوجود یہ مدرسہ ان کی زندگی میں جاری رہا۔ بعدازاں چنیوٹ کی شیخ برادری نے اجتماعی ذمہ داری اٹھالی اور یہ مدرسہ ترقی کرکے کالج بن گیا۔ برادری نے اُنہیں ’بانی‘ کے خطاب سے نوازا جس کی وجہ سے اب ہمارا خاندان ’بانی‘ کہلاتا ہے۔ اپنے چھوٹے بھائی کے احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کی توجہ بھی احمدیت کی طرف ہوئی اور آپ نے تحقیق بھی شروع کی لیکن عمر نے وفا نہیں کی اور آپ 1910ء میں وفات پاگئے۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا کی۔

داداجان کی وفات کے وقت میرے والد محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب کی عمر صرف دس سال تھی۔ ایک بھائی اور دو بہنیں آپ سے چھوٹے تھے۔ تین چار سال تو کسی نہ کسی طرح گزربسر ہوئی۔ پھر والدہ کے کہنے پر تیرہ چودہ سال کی عمر میں آپ کلکتہ چلے گئے اور لمبا عرصہ مختلف جگہوں پر ملازمت کرنے کے بعد اپنی خداداد ذہانت اور سخت محنت کی عادت سے ذاتی کاروبار شروع کردیا۔ آپ کو اپنے چچا حاجی میاں تاج محمود صاحب کی سرپرستی بھی حاصل رہی۔ وہ احمدیت کے بارہ میں بھی گفتگو فرمایا کرتے چنانچہ آپ نے 18 سال کی عمر میں 1918ء میں بذریعہ خط اور پھر اگلے سال قادیان حاضر ہوکر حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کی دستی بیعت کرلی۔ ابتداء میں آپ کی والدہ صاحبہ نے سخت مخالفت کی لیکن جب یہ مشاہدہ کیا کہ احمدی ہونے کے بعد آپ نمازوں کی پابندی کرنے لگے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدگی آگئی ہے اور گھر والوں سے سلوک بہت بہتر ہوگیا ہے تو اُن کی توجہ بھی احمدیت کی طرف ہوئی اور وہ اپنے چھوٹے بیٹے میاں محمد یوسف بانی صاحب کو ساتھ لے کر خود قادیان آگئیں اور قریباً ایک ماہ وہاں رہ کر بغور مشاہدہ کیا اور بیعت کرلی۔

والد صاحب کا دستور تھا کہ جب بھی وہ چنیوٹ آتے تو چند روز کے لئے قادیان ضرور حاضر ہوتے۔

خلافت جوبلی کے جلسہ 1939ء میں والد صاحب اپنے پانچ سالہ بیٹے میاں منیر احمد بانی کے ہمراہ شامل ہوئے۔ منیر بانی صاحب ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ خاکسار جب حضورؓ پر عاشق ہوا تو میری عمر صرف پانچ سال کی تھی۔ اس زمانہ میں مجھے جلسہ کی برکات اور فوائد کا تو علم نہ تھا۔ قادیان جانے کا مقصد حضور کا دیدار کرنا تھا۔ احمدیہ چوک میں بنگال کی جماعتوں کی حضورؓ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ جناب والد صاحب نے باری آنے پر میرا ہاتھ حضورؓ کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضورؓ کا جو تصور ذہن میں قائم تھا اُس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل پایا۔ مصافحہ سے ایک بجلی کی رَو میرے بدن سے گزر گئی۔ خاکسار شعور کے پختہ ہونے تک بجلی کی اس رَو پر بہت حیران رہا۔

والد صاحب قادیان کے مقدّس روحانی ماحول سے اتنے متأثر تھے کہ 1939/40ء میں آپ بال بچوں سمیت مستقل رہائش کے لئے قادیان آگئے۔ پہلے کرایہ پر اور غالباً 1941ء میں اپنا مکان خرید لیا۔ اس مکان کی خرید کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ یہ نوتعمیر شدہ مکان مکرم شیخ فضل حق صاحب گارڈ نے بڑے شوق سے اپنی رہائش کے لئے تعمیر کروایا تھا لیکن کسی ضرورت کی وجہ سے ان کو یہ مکان فروخت کرنا پڑ رہا تھا۔ قیمت فروخت انہوں نے بارہ ہزار روپے بتائی لیکن یہ شرط رکھی کہ آپ کسی سے اس فروختگی کا ذکر نہیں کریں گے اور دو دن میں مجھے ہاں یا نہ میں جواب دے دیں۔ والد صاحب نے کہا میں یہاں قادیان میں نووارد ہوں اور مجھے قادیان میں مکان کی قیمت کا اندازہ نہیں ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں حضرت صاحب سے مشورہ کرلوں۔ انہوں نے اجازت دے دی اور والد صاحب حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات بیان کی۔ حضورؓ نے فرمایا کہ گارڈ صاحب کی بیٹی احمدی بیگم کی شادی ہوئی تھی تو مَیں اس مکان میں گیا تھا۔ بڑے ہال کمرہ میں مہمانوں کو بٹھایا گیا تھا۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ اس ہال کمرہ کے چاروں کونوں پر چار کمرے ہیں۔ حضور نے ایک دو منٹ انگلیوں پر حساب لگایا اور فرمایا کہ گارڈ صاحب نے ایک سال قبل یہ مکان بنایا تھا۔ میرے اندازہ کے مطابق ان کی لاگت اس مکان پر پونے گیارہ ہزار روپے آئی ہوگی۔ اس لحاظ سے بارہ ہزار روپے مناسب قیمت ہے۔ چنانچہ وہ مکان والد صاحب نے خرید لیا۔ سودا طے ہوجانے کے بعد گارڈ صاحب سے پوچھا کہ تعمیر پر آپ کا کیا خرچ آیا تھا۔ انہوں نے کہا تقریباً پونے گیارہ ہزار روپے۔ اس پر والد صاحب نے انہیں حضورؓ کے ساتھ اپنی ملاقات کی تفصیل بتائی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ ’’علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہوگا۔‘‘

والد صاحب ہر سال ایک دو ماہ کے لئے قادیان آیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مغل بادشاہ شاہ جہاں کا یہ شعر لال قلعہ دہلی کے دیوان خاص میں کندہ ہے:

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

لیکن روحانی اعتبار سے اس شعر کی مصداق قادیان کی مقدّس سرزمین ہے۔

1944ء میں والد صاحب قادیان آئے تو اُس وقت حضورؓ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرماچکے تھے اور آپؓ کا حسن کئی گنا بڑھ چکا تھا۔ روزانہ ہم مجلس علم و عرفان میں حاضر ہوتے۔ والد صاحب اتنے مسحور ہوئے کہ انہوں نے کاروبار چھوڑ کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ جانے کا مصمّم ارادہ کرلیا۔ میری والدہ محترمہ زبیدہ بانی صاحبہ اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ تو نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فراست اور دُوراندیشی اُنہیں بڑی فیاضی سے عطا فرمائی تھی۔ اور بچوں کی تربیت کا ان کا خاص انداز تھا۔ اُن کا کہنا تھا کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ اگر آپ نے کاروبار چھوڑ دیا تو بڑے ہوکر یہ کیا کریں گے؟ مزید برآں جب آپ کے بیوی بچے قادیان میں رہتے ہیں اور آپ نے مکان بھی یہاں خرید لیا ہے تو اس لحاظ سے آپ کی سکونت تو قادیان میں ہی ہے۔ والد صاحب حضرت خلیفة المسیح الاوّلؓ کی مثال دیتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر قادیان آگئے تھے اور بچوں کے مستقبل کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا نوازا ہے کہ میری چار پشتوں کے لئے کافی ہے۔ جب یہ بحث طویل ہوگئی اور دونوں کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے تو آخر یہ فیصلہ ہوا کہ دونوں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کریں۔ پھر حضورؓ جس طرح ارشاد فرمائیں اُس پر عمل کیا جائے۔

چنانچہ حضورؓ کی خدمت میں دونوں حاضر ہوگئے۔ حضورؓ نے محترمہ والدہ صاحبہ کی رائے کو پسند کیا اور والد صاحب سے فرمایا کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ چار پشتوں والی دولت ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی۔ اگر آپ کے پاس زیادہ دولت ہے تو اسے احمدیت کی خدمت کے لئے پہلے سے زیادہ خرچ کریں۔ پھر حضرت رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ بنے ہوئے کام کو ترک نہیں کرنا چاہئے، اگر آپ اس وقت کام چھوڑ دیں گے تو بڑے ہوکر آپ کے بچے نکمّے ہوجائیں گے۔ حضورؓ کے مشورہ کی روشنی میں والد صاحب فوراً کلکتہ روانہ ہوگئے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے منہ سے نکلی ہوئی عمومی باتیں بھی پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہیں۔ اس واقعہ کے صرف دو سال بعد 1946ء میں کلکتہ میں وسیع پیمانہ پر فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ ہماری تجارت بکلّی تباہ ہوگئی۔ مکان، دکان، موٹرکار سب نذرآتش کردی گئیں۔ ہم بڑی مشکل سے اپنے تن کے کپڑوں کے ساتھ جان بچانے میں کامیاب ہوئے۔ 1947ء میں قادیان سے انخلاء کے بعد قادیان میں خریدی ہوئی وسیع جائیداد بھی ہاتھ سے نکل گئی اور چار پشتوں والی دولت قصۂ پارینہ بن گئی۔ تاہم والد صاحب نے ہمت نہیں ہاری۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود نئے سرے سے کام شروع کیا۔ 1958ء تک حالات بہت زیادہ خراب رہے اور گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے دوبارہ کھول دیئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اپنے فضلوں سے نوازا تو جناب والد صاحب نے اس رزق کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھا۔ اپنی ذات پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ آخری وقت تک نہایت سادہ اور غریبانہ زندگی گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمیشہ بے دریغ خرچ کرتے رہے۔ آپ کو قادیان اور درویشانِ قادیان کے ساتھ عشق کی حد تک محبت تھی اور ہر وقت اسی سوچ میں رہتے تھے کہ کس طرح درویشان کی خدمت کی جائے۔

محترم مولانا عبدالقادر صاحب دہلوی دانش درویش لکھتے ہیں: مشکلات کے اُس دَور میں 1951ء میں کلکتہ سے محترم سیٹھ میاں محمد صدیق بانی قادیان تشریف لائے۔ انہوں نے قادیان کے درویشوں سے رشتہ مواخات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ پھر درویشوں اور ان کے اہل و عیال پر مشتمل ایک بڑی جمعیت کے لئے ہر سال چار ماہ کی گندم کے اخراجات برداشت فرماتے رہے۔ نیز درویشوں کے گھروں میں ملبوسات تقسیم

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 31 دسمبر 2012ء میں قادیان کی زیارت کے حوالہ سے مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

دعا کے خزینے مَیں پانے چلا ہوں
مقاماتِ اطہر پہ جانے چلا ہوں
جہاں نُور بٹتا ہے ہر اِک دوارے
وہاں دل سے ظلمت مٹانے چلا ہوں
ہے عشقِ رسالت سے عشق الٰہی
یہ مژدہ سبھی کو سنانے چلا ہوں
وہ کدعہ کی وادی سے پھر نُور پھوٹا
وہیں جا کے دھونی رمانے چلا ہوں
محبت ہے سب سے کسی سے نہ نفرت
یہ نعرہ میں ہر جا لگانے چلا ہوں
مَیں خادم ہوں حافظ، مسیح الزماں کا
یہ رستہ سبھی کو دکھانے چلا ہوں

کرواتے۔ سکول کے بچوں، بچیوں میں بصورت نقدی تحفے دیتے۔ درویشوں کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف فنڈ قائم کرایا۔ بیوگان اور یتامیٰ کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ غرض ابتدا درویشی میں کشادہ پیشانی اور فراخ دلی سے دولت خرچ کرکے مواخات کو بطریق احسن نبھاتے رہے۔ اپنے بیٹے شریف احمد کی شادی کے لئے دلہا دلہن کو لے کر قادیان آئے اور یہاں رخصتانہ و ولیمہ کرکے درویشوں کو شادی کی مسرتوں میں شامل کیا۔

ایک سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے آپ نے اوائل دسمبر میں ہی ٹرین کی ریزرویشن کروالی تھی لیکن روانگی سے چند روز پہلے آپ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی۔ سردی سے مرض کے مزید بڑھ جانے کے خطرہ کے پیش نظر فیملی ڈاکٹر نے اس سفر کی اجازت نہ دی۔ ڈاکٹر کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ آپ بے اختیار رونے لگے۔ ڈاکٹر نے حیرانی سے اس بے قراری کی وجہ پوچھی تو آپ کے بیٹے نے اُسے آپ کی احمدیت اور قادیان سے والہانہ محبت کے بارہ میں بتایا جس کی زیارت سے محرومی آپ کے لئے ناقابل برداشت ہو رہی تھی۔

صحت کی شرط کے ساتھ محترم بانی صاحب تقریباً ہر سال ہی جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان حاضر ہوتے تھے اور آپ کے تینوں بیٹوں میں سے ایک باری باری اُن کے ساتھ ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے اجلاس کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل ہوتا رہا۔ لمبا عرصہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ممبر نامزد فرمایا تھا جو آپ اپنی وفات تک رہے۔

آپ کو قرآن پاک سے عشق تھا۔ دو تین پارے حفظ بھی کئے تھے۔ قرآن مجید کی اشاعت سے بھی خاص دلچسپی تھی۔ تقسیم ملک سے پہلے تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے چھ ہزار کا عطیہ دیا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے دنیا کی سات بڑی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کی تحریک فرمائی تو اُن میں سے ایک زبان میں ترجمہ کا خرچ آپ نے اپنے ذمہ لیا۔ بعدازاں ڈینش (Danish)، ہندی اور گورمکھی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ کے تمام اخراجات بھی آپ نے ادا کئے۔

آپ درویشان قادیان سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی کا مطمحِ نظر دوسری خدماتِ سلسلہ کے علاوہ یہ ہے کہ میں تادمِ آخر درویشوں کی ہر ممکن خدمت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہوں۔ محترم بدرالدین عادل صاحب درویش قادیان نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مدراس کے احمدی تاجر میاں عبدالحفیظ سیالکوٹی مرحوم نے درویشی کے ابتدائی زمانہ میں پانچ ہزار روپے محترم بانی صاحب کو بھجوائے کہ آپ جس طرح مناسب سمجھیں یہ رقم سلسلہ کی خدمت کے لئے خرچ کریں۔ آپ نے یہ رقم قادیان بھجوادی اور یہ تجویز پیش کی کہ یہ رقم درویشان کی شادیوں پر خرچ کی جائے۔

محترم مولوی عبدالقادر صاحب دانش دہلوی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا: ایک سادہ لباس، سادہ وضع، فروتنی اور انکساری کا پیکر لیکن خوبرو، ہنس مکھ فرشتہ صورت مردِ خدا دور دراز علاقہ سے قادیان میں وارد ہوا اور اپنی دلی خواہش کا یوں اظہار کیا کہ وہ قادیان کے درویشوں سے مؤاخات کا رشتہ قائم کرنے کا متمنّی ہے۔ سننے والوں نے سمجھا کہ ایک دو درویشوں کی ضروریاتِ زندگی کا کفیل بننے کا خواہشمند ہوگا۔ لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ وہ تو سب درویشوں سے رشتۂ مواخات استوار کرنے کی نیت سے یہاں آیا ہے تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اتنی بڑی تعداد اور اُن کے اہل و عیال کی کفالت وہ کس طرح برداشت کرسکے گا۔ چنانچہ اس بزرگ نے اپنی دولت وثروت میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ درویشوں اور اُن کے اہل وعیال کو بھی اپنا حصہ دار کرلیا۔ کوئی دل گردے کا مالک اور وسیع حوصلہ رکھنے والا ہی یہ کام انجام دے سکتا ہے۔ وہ لائق تحسین و لائق آفرین ہے اور وہ الفاظ نہیں ملتے جن سے اپنے اس محسن اور ان کی اولاد کا کماحقہٗ شکریہ ادا کرسکیں۔ قادیان کے ہندو اور سکھ بھی سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی جودوسخا کی باتیں سنتے تو تمنّا کرتے کہ یہ بزرگ جب قادیان آئیں تو ان کی جھلک دکھادو۔

مساجد بنانے اور انہیں آباد رکھنے کی محترم بانی صاحب ہمیشہ کوشش کرتے۔ چنیوٹ میں ایک مسجد جس میں غیر احمدی جمعہ کی نماز پڑھتے تھے، جمعہ کے روز احمدی بھی وہاں اکٹھے ہوکر جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ ایک دن نائب ناظم انجمن اسلامیہ چنیوٹ، حاجی چراغ دین مگوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور مجمع لے کر اُس مسجد میں آ گیا۔ اُس وقت چودھری مولابخش صاحب خطبہ پڑھ رہے تھے۔ حاجی صاحب مذکور نے خطبہ کے دوران ہی باآواز بلند کہا کہ مسجد ہماری ہے۔ آئندہ یہاں نماز پڑھی تو تم لوگوں سے بہت برا سلوک ہوگا۔ اس پر چوہدری صاحب نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا کہ اے خدا! ہم تو اس مسجد کو تیرا گھر سمجھ کر تیری عبادت کرنے یہاں آتے تھے۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ گھر تیرا نہیں، اِن کا ہے۔ سو ہم عبادت کے لئے ان کے گھر نہیں آئیں گے۔ اس طرح حکمت سے خطبہ میں ہی انہیں جواب دے دیا۔ ان حالات میں محترم بانی صاحب نے کہا کہ آئندہ جمعہ کی نماز میری حویلی میں پڑھا کریں۔ تاہم معجزہ یہ ہوا کہ دوسرے جمعہ سے ایک دن پہلے حاجی چراغ دین کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد کے لئے قطعہ زمین کا انتظام کروادیا۔ وہ اس طرح کہ انجمن اسلامیہ چنیوٹ نے مدرسہ کی تعمیر کے لئے چار کنال زمین خرید رکھی تھی لیکن محکمہ تعلیم نے اس جگہ مدرسہ کی تعمیر کی اجازت نہ دی۔ اس لئے انجمن نے پلاٹ بنا کر اس زمین کی فروخت کے لئے منادی کروادی۔ نیلام کنندہ وہی حاجی چراغ دین تھا۔ جب اس پلاٹ کی باری آئی جس جگہ اب ہماری مسجد ہے تو حاجی سرگوشی کے لہجے میں بانی صاحب سے کہنے لگا کہ یہ چھ مرلہ کا مربع قطعہ ہے اور اس کو دو راستے لگتے ہیں۔ مسجد کے لئے نہایت موزوں ہے، یہ پلاٹ کیوں نہیں خرید لیتے؟ اُس کی یہ بات آپ کے دل میں اتر گئی۔ چنانچہ آپ قیمت کی پرواہ کئے بغیر اپنی بولی بڑھاتے چلے گئے اور آخر پلاٹ خرید لیا۔ اُسی وقت حاجی نے اعلان کردیا کہ بھائیو! یہ ٹکڑا مرزائیوں نے اپنی مسجد کے لئے خریدا ہے۔

چنیوٹ کے احمدیوں نے مسجد فنڈ میں قریباً دو ہزار روپے جمع کرکے لائلپور کے شیخ محمد اسماعیل و مولابخش صاحبان کے پاس امانتاً رکھوائے ہوئے تھے۔ زمین کی قیمت دینے کے لئے جب اُن سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تو لاہوری جماعت میں شامل ہوچکے ہیں۔ اس پر چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے جو احباب کلکتہ، مدراس، کانپور اور آگرہ میں مقیم تھے، اُن سب نے مل کر تقریباً سترہ صد روپے کی رقم جمع کی۔ بقیہ رقم محترم بانی صاحب نے ادا کردی۔ بعدازاں 1941ء میں جب مسجد تعمیر ہونے لگی تو سب احباب نے دل کھول کر چندہ دیا اور محترم حاجی میاں تاج محمود صاحب کی سرپرستی اور محترم صدیق بانی صاحب کے چھوٹے بھائی محترم میاں محمد یوسف صاحب بانی کی نگرانی میں مسجد تعمیر ہوگئی۔

جب 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اور مختلف شہروں میں جلسوں کے لئے تشریف لئے گئے تو جناب والد صاحب نے کلکتہ کی جماعت کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ کلکتہ کی جماعت بھی حضور کی خدمت میں درخواست کرے کہ حضور کلکتہ تشریف لائیں۔ نیز یہ تجویز بھی دی کہ حضور کی کلکتہ آمد کے لئے کوئی شایان شان تقریب بھی پیدا کرنی چاہئے مثلاً مسجد کے لئے زمین خریدی جائے اور حضور کو مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے درخواست دی جائے۔ اُس وقت کلکتہ میں امیر جماعت مکرم چوہدری انوار احمد کاہلوں صاحب تھے۔ وہ اپنی سوانح عمری میں لکھتے ہیں کہ ’’میں جب کلکتہ میں امیر تھا تو سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب اور اُن کے بھائی میاں محمد یوسف صاحب بانی نے تجویز پیش کی کہ ہمیں کرائے کی جگہوں پر نمازیں پڑھنے کی بجائے اپنی مسجد بنالینی چاہئے۔ دونوں بھائیوں نے پچیس ہزار روپے کی خطیر رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی جو میری تین سال کی تنخواہ سے بھی زیادہ تھی‘‘۔ اگرچہ زمین تو اُنہی دنوں خرید لی گئی لیکن ملکی تقسیم کی وجہ سے حضورؓ کو دعوت دینے کے منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہوسکا۔ جب حالات سازگار ہوگئے تو محترم بانی صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے پھر تحریک شروع کی اور 1963ء میں ایک خوبصورت مسجد اور مربی ہاؤس تعمیر ہوگئے۔

اسی طرح مدراس کی احمدیہ مسجد کے لئے بھی آپ نے گرانقدر رقم ادا کی۔ نیز قادیان میں اپنے گھر کے قریب واقع دارالبرکات اور دارالفضل کی مساجد کے لئے پنکھوں اور دیگر ضروریات کا اہتمام بھی آپ کرتے رہے۔

درویشی کے ابتدائی دَور میں درویشان کے علاج معالجہ کی بہت مشکلات تھیں۔ خوش قسمتی سے درویشان میں ایک ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب تو موجود تھے لیکن دوائیاں اور دوسرا سامان میسر نہ تھا۔ محترم بانی صاحب کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ نے ضروری طبّی سامان اور ادویات کی فہرست منگوائی اور کلکتہ سے خرید کر یہ اشیاء بھجوادیں اور تین چار سال تک تمام ادویات وغیرہ کلکتہ سے باقاعدگی کے ساتھ بھجواتے رہے۔ جب حالات قدرے بہتر ہوگئے تو پھر ہر سال ادویات کے لئے رقوم بھجوادیتے اور قادیان والے امرتسر سے دوائیاں منگوا لیتے۔ آپ نے مریضوں کو امرتسر یا بٹالہ وغیرہ لے جانے کے لئے ایک وین بھی کلکتہ سے خرید کر قادیان بھجوادی۔ چند سال بعد جب اس وین کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تو ایک نئی ایمبیسیڈر کار خرید کر بھجوادی۔

اسی اثناء میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تین کمروں کی تعمیر کا خرچ آپ نے ادا کیا اور ہسپتال کے لئے ایک ایمبولینس بھی خرید کر بھجوائی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندان کو توفیق دی کہ فضل عمر ہسپتال کے چلڈرن وارڈ اور ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کی تعمیر کا پورا خرچ ادا کیا۔ بعدازاں بیگم زبیدہ بانی ونگ کا مکمل خرچ ادا کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے بچوں کو دی۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں بھی گرانقدر خدمت کی توفیق ملی۔ پھر کراچی میں آنکھوں کے ہسپتال میں صدیق بانی ونگ اور بیگم زبیدہ بانی ڈینٹل سرجری بھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ مٹھی کے المہدی ہسپتال میں صدیق بانی آئی یونٹ وہاں کے لوگوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ نیز آپ کی طرف سے صدیق بانی گولڈ میڈل اور سکالرشپ کی سکیم 2003ء میں جاری کی گئی۔ آپ کے خاندان کی طرف سے منیر بانی تعلیمی قرضہ کی سکیم بھی جاری ہے۔

مکرم سید نور عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ لکھتے ہیں کہ 1964ء میں جنوری میں کلکتہ میں ہندو مسلم شدید فسادات ہوئے اور کرفیو لگ گیا۔ احمدیہ مسجد میں چھ سات احمدی محصور ہوکر رہ گئے۔ کئی دن ہر روز صبح آٹھ بجے جبکہ کرفیو دو گھنٹے کے لئے اٹھا لیا جاتا، بانی صاحب اپنے تینوں بیٹوں میں سے دو بیٹوں کو باری باری ہماری خیریت دریافت کرنے بھیجتے رہے۔ فسادات کی وجہ سے قریباً سو مسلمانوں کا ایک قافلہ آیا جسے بانی صاحب نے اپنے مکان کے ایک حصہ میں ٹھہرا لیا اور حالات معمول پر آنے تک اُن کے خورونوش کا انتظام خود فرماتے رہے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش ایڈیٹر اخبار بدر نے لکھا کہ: آپ اپنی کسی بھی مالی خدمت کو اخبار میں نمایاں طور پر شائع کرانے کے حق میں نہ تھے بلکہ ’’سِرًّا‘‘ پر زیادہ عمل تھا اور ادارہ بدر کو آپ نے تاکید کر رکھی تھی کہ کسی بھی ایسے اعلان میں آپ کا نام قطعاً شائع نہ کیا جائے۔ بلاشبہ دنیا میں تو آپ نے اپنی صدہا نیکیوں کی اشاعت نہیں کروائی لیکن آپ کے اعمال نامہ میں ان کا اندراج ضرور ہوچکا اور آپ عنداللہ ان کا بہترین اجر بھی پا رہے ہوں گے۔

1963/64ء میں الفضل میں یہ اعلان شائع ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ربوہ میں مرکزی مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے لئے منظوری عطا فرمائی ہے اور خرچ کا اندازہ ایک لاکھ ہے۔ اُن دنوں آپ کے مالی حالات اچھے نہ تھے۔ تقسیم ملک کے اثرات ابھی جاری تھے۔ اس کے باوجود اعلان پڑھ کر آپ کے گھر کے تمام افراد کی یہ خواہش تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ ادا کرنے کی توفیق دے دے تو یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہوگی۔ لیکن اپنے حالات کا بھی سب کو اندازہ تھا۔ تین چار دن تک گھر میں یہی موضوع زیر بحث رہا اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سب گھر والوں کے مشورہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خط لکھا کہ آپ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ہمارا وعدہ عرض کریں اور سفارش کریں کہ اس مسجد کا سارا خرچ صرف ہمیں ادا کرنے کی اجازت مل جائے نیز اس بات کو ظاہر نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحبؒ کی طرف سے یہ اطلاع آگئی کہ حضور پُرنور نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے۔ کچھ عرصہ بعد اخراجات کا تخمینہ بڑھ کر دو لاکھ اور بعدازاں تین لاکھ ہوگیا۔ اس موقع پر کہا گیا کہ چونکہ اخراجات اصل تخمینہ سے بڑھ گئے ہیں اس لئے اگر آپ اپنی پیشکش واپس لینا چاہیں تو آپ کو اس کی اجازت ہے۔ آپ کے جواب سے پہلے ہی الفضل میں یہ اعلان بھی شائع ہوگیا کہ چونکہ مرکزی مسجد اقصیٰ کے لئے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اس لئے جو احباب اس میں حصہ لینا چاہیں اپنے وعدے بھجوا سکتے ہیں۔ یہ اعلان پڑھ کر آپ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ نے فوری طور پر حضرت میاں طاہر احمد صاحبؒ سے رابطہ کیا کہ میں تو پہلے ہی عریضہ بھجوا چکا ہوں کہ جتنا بھی خرچ آئے گا انشاء اللہ مَیں ادا کروں گا پھر یہ اعلان الفضل میں کیوں شائع ہوا ہے۔ حضرت میاں صاحب کا جواب آیا کہ آپ کا خط موصول ہوگیا تھا لیکن دفتر کے کسی کارکن کی غلطی کی وجہ سے حضورؓ کی خدمت میں پیش نہ کیا جاسکا جس کی وجہ سے یہ غلط فہمی ہوئی۔ چنانچہ الفضل میں ایک بار پھر یہ اعلان شائع ہوا کہ جس دوست نے پہلے وعدہ کیا تھا وہی سارے اخراجات کی ادائیگی کریں گے احباب اس مسجد کی مد میں وعدے نہ بھجوائیں۔ اس مسجد کے لئے وعدہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی آپ پر بے حساب بارش ہوئی۔

اللہ تعالیٰ محترم صدیق بانی صاحب کی نیکیوں اور خدمات کے طفیل ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 02, 2018 – November 08, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday November 02, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Tehreerat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Address To German Guests 2013
02:25	In His Own Words
03:05	Spanish Service
03:20	Seerat-e-Ahmad
03:50	Tarjamatul Qur'an Class
04:55	Hamara Aaqa
05:30	Qur'an Sab Se Acha
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Islamic Jurisprudence
07:35	Noor-e-Mustafwi
08:00	Pakistan National Assembly 1974
09:00	Huzoor's Reception In Singapore 2013
10:00	In His Own Words
10:30	The Prophecy Of Khilafat
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Attractions Of Australia
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:15	Noor-e-Mustafwi [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:40	Attractions Of Australia [R]
23:20	Unscripted [R]

Saturday November 03, 2018

00:00	World News
00:15	Allah Mian Ka Khat
00:25	Tilawat
00:45	Masjid-e-Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Reception In Singapore
02:30	MTA Travel
03:00	In His Own Words
03:30	Islamic Jurisprudence
04:05	Friday Sermon
05:15	The Concept Of Bai'at
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel
07:05	Noor-e-Furqan
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:10	In His Own Words
10:40	The Visit Of Hazrat Musleh Ma'ood To The UK
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Braheen-e-Ahmadiyya
15:40	Khilafat
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Live Arabic Service: Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian 2009
21:35	International Jama'at News
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	The Visit Of Hazrat Musleh Ma'ood To The UK [R]

Sunday November 04, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian 2009
02:35	In His Own Words
03:10	Noor-e-Furqan
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:10	Braheen-e-Ahmadiyya
05:40	The Visit Of Hazrat Musleh Ma'ood To The UK
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda
08:30	Roots To Branches
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau
10:00	In His Own Words
10:30	Jalsa Salana Speeches
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	In His Own Words [R]
16:45	Aaina
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time
19:00	Islamic Jurisprudence
19:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
20:10	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Seerat Sahaba Rasool
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Roots To Branches

Monday November 05, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
03:55	Friday Sermon
05:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
05:35	Roots To Branches
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
06:55	Rencontre Avec Les Francophones
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:15	MTA Travel
08:45	Masjid Noor Qadian
09:00	Huzoor's Reception In Melbourne 2013
10:00	In His Own Words
10:30	Swahili Service
11:00	Friday Sermon
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Reception In Melbourne [R]
16:00	In His Own Words
16:30	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service
19:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
19:20	MTA Travel [R]
19:50	Masjid Noor Qadian [R]
20:00	Huzoor's Reception In Melbourne [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Hijrat
22:05	Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday November 06, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Reception In Melbourne
02:25	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:45	Chef's Corner
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:20	MTA Travel
05:50	Masjid Noor Qadian
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on April 17, 1996.
08:00	Story Time
08:15	Attractions Of Australia
08:45	Gulshan-e-Waqfe Nau
09:45	In His Own Words
10:15	Kasre Saleeb
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 2, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:00	In His Own Words
16:30	Islamic Jurisprudence
17:05	Hamara Aaqa
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on November 3, 2018.
20:20	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:20	In His Own Words [R]
21:50	Chali Hai Rasm
22:45	Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday November 07, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:20	Hamara Aaqa
03:10	Islamic Jurisprudence
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:10	Chali Hai Rasm
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:00	Question And Answer Session
08:00	Qisas-ul-Ambiyaa
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2009
10:05	Roohani Khazaa'in
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's Jalsa Salana Address UK [R]
16:15	In His Own Words
16:45	Mosha'airah
17:15	Rishta Nata Ke Masa'il
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Mosha'airah [R]
22:10	Masjid Aqsa Rabwah
22:30	Question And Answer Session [R]
23:25	Roohani Khazaa'in

Thursday November 08, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK
02:35	In His Own Words
03:00	Qisas-ul-Ambiyaa
04:05	Question And Answer Session
04:55	Mosha'airah
05:25	Roohani Khazaa'in
05:45	Rishta Nata Ke Masa'il
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Tarjamatul Qur'an Class
08:00	Islamic Jurisprudence
08:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
08:55	Huzoor's Reception in Sydney 2013
10:05	In His Own Words
10:30	Qur'an Sab Se Acha
11:05	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:25	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Hamara Aaqa
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Qur'an Sab Se Acha
19:10	Open Forum
19:40	Seerat-e-Ahmad
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	MTA Travel
21:50	Hamara Aaqa [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 02 November 2018 | Issue No. 44

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی ستمبر 2018ء

❁...’’اس وقت احمدیہ مسلم جماعت جو دنیا میں ہر جگہ ہے وہ خلافت کے سایہ تلے ایک ہی آواز پر اُٹھنے بیٹھنے والی ہے اور ایک ہی طرح کی سوچ رکھنے والی ہے اور ایک ہی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے جبکہ دوسرے مسلمانوں کے پاس ایسا کوئی لیڈر نہیں ہے۔‘‘ ❁...حضور سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور جو نور آپ کے چہرہ سے جھلک رہا تھا وہی نور ہے جس کی وجہ سے جماعت کا ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ ❁...حضور کی تقاریر نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں تقریر کے دوران روتی رہی اور مجھے ایسا لگتا تھا کہ اب میری نئی زندگی شروع ہو رہی ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ باقی زندگی آپ کے ارشادات کی روشنی میں گزاروں۔ ❁...میں امام جماعت کو قریب سے دیکھ رہا تھا کہ آپکی شخصیت میں کس قدر قوتِ جاذبہ ہے اور آپکے چہرہ پر کس قدر سکون ہے میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ آپ کی ذات مجسم امن و سلامتی ہے۔ ❁...جو باتیں جماعت کے خلاف سنی تھیں، جلسہ کا ماحول دیکھ کر اب میرا دل ہر لحاظ سے صاف ہو گیا ہے۔ سب طرف بھلائی اور قرآن و حدیث کی تعلیم تھی۔ آپ کے ماٹو ’محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں‘ نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ خاص طور پر حضور کے آنے پر بہت سکون ملتا تھا۔ جلسہ کے دوران ہی میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں بھی احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ ❁...**حضور انور کے چہرہ میں ایک نور ہے جو کہ ہم نے مشاہدہ کیا، کاش ہمارے ملک کے لوگ بھی اس نور کو مشاہدہ کریں۔** ❁...جلسہ کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ خدا موجود ہے اور اس کی برکتیں یہاں امن اور سلامتی اور اطمینان قلب کی شکل میں نازل ہو رہی ہیں۔ ❁...جماعت احمدیہ ہی ہے جو صحیح اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ میں نے یہاں اسلام کا ایک پاک چہرہ دیکھا ہے۔ ❁...میں نے زندگی میں اس سے قبل اتنے اچھے لوگ نہیں دیکھے جو اس پیمانے پر مثبت خیالات اور مثبت سوچ کو پھیلا رہے ہوں۔

جلسہ سالانہ جرمنی پر مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود کی حضورِ انور سے ملاقات، مختلف سوالات اور ان کی بصیرت افروز جوابات نیز احمدی و غیر احمدی مہمانوں کی تأثرات کا تذکرہ

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

10 ستمبر 2018ء بروز سوموار

(حصہ دوم)

... ...

Kosovo سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔

کوسووو سے 42 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

وفد کے ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں جلسہ بہت اچھا لگا۔ ہم جلسہ کے سارے انتظامات سے بڑے متاثر ہوئے ہیں اور ہماری مہمان نوازی بہت اچھی کی گئی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے امید نہیں تھی اور میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنا زبردست اور اچھا انتظام ہوگا۔

ایک خاتون کہنے لگیں کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ سب انتظام ٹھیک تھا۔ بہت اچھا تھا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ تکلیف کی وجہ سے چل نہیں سکتے تھے۔ جب انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا تو اس کے بعد اللہ نے بہت فضل فرمایا اور انہوں نے چلنا شروع کر دیا اور ان کی طبیعت بہتر ہوگئی اور اب وہ جلسہ پر آئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ ان کے حالات لکھ کر بھجوائیں تو انکو ہومیو پیتھی دوائی دوں گا۔

☆ ایک دوست نے عرض کیا کہ میں نے اس جلسہ کے موقع پر بیعت کی توفیق حاصل کی ہے۔ میری فیملی کے بعض مسائل ہیں۔ میرے دو کزن کوسوو کی دو بڑی مسجدوں کے ملّاں ہیں اور ان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ اگر حضور انور مجھے کوئی گُر بتا سکیں کہ جس سے مجھے فائدہ ہو اور میں انہیں سمجھا سکوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس میں تو یہی ہے کہ ان کے لئے دعا کریں اور ان کے ساتھ پیار کا سلوک رکھیں۔ ان کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے مطابق سلوک کریں۔ اگر وہ سختی کرتے ہیں تو آپ اُن کا پیار سے جواب دیں۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی گُر نہیں ہے۔ اگر کوئی گُر ہوتا تو ہم اسے پاکستان میں استعمال کر لیتے۔ دوسرا یہ کہ کل میں نے بعض واقعات سنائے اور پہلے بھی کئی دفعہ سُنا چکا ہوں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ یہ دیکھنے کے لئے کہ تم ایمان میں کتنے مضبوط ہو تمہیں آزمایا جاتا ہے۔ یہ تو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ آزمائے بغیر تمہارے ایمان کی مضبوطی کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں، ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہیں تو ایک وقت آئے گا کہ اچھے حالات ہو جائیں گے۔ میں نے کل ایک واقعہ سنایا تھا کہ ایک شخص کی بیوی پانچ سال تک اُس کی مخالفت کرتی رہی وہ پانچ سال تک اپنی بیوی کے لئے دعا کرتا رہا تو پانچ سال بعد اس کی دعا قبول ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سالوں پرسی کیوشن (persecution) ہوتی رہی اور لوگ تنگ کرتے رہے۔ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے باوجود بعض لوگوں کی اصلاح نہیں ہو سکی۔ لیکن جن کی اصلاح ہونی تھی ان پر دعاؤں کا فوری اثر بھی ہوتا رہا، جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ کرنا چاہتا تھا، ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی دعائیں فوراً قبول بھی ہوگئیں اور ان کی اصلاح بھی ہوگئی۔ پس آپ دعا کرتے رہیں، ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہیں اور باقی اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔

ممبرانِ وفد کے تأثرات

☆ کوسوو کے وفد میں ایک ریاضی کے پروفیسر Aziz Neziri صاحب بھی شامل تھے، جو اسی سال بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ بہت اچھا تھا، انتظامات بھی قابل تعریف تھے نیز ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔

☆ کوسووو سے ایک وکیل Ardian Zeiqiraj صاحب اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اس جلسہ کے نظام کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہر کوئی خلافت کی اطاعت میں سرگرداں اپنا کام کر رہا ہے۔ یہ تمام اطاعت اس وجود کی محبت تھی جو خلیفہ وقت کی شکل میں جماعت احمدیہ کو نصیب ہے۔ حضور سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور جو نور آپ کے چہرہ سے جھلک رہا تھا وہی نور ہے جس کی وجہ سے جماعت کا ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا ہے۔ کوسووو میں بھی اس طرح کے اجتماع وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اس جلسہ میں شامل ہو کر ایک الگ ہی کیفیت انسان پر طاری ہوتی ہے کہ ہر رنگ و نسل کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہیں اور ہر ایک کی ضرورت کے مطابق ان کا خیال رکھا جا رہا ہے۔

☆ کوسووو کے وفد میں شامل ایک بینک کے چیف Mustafa Valdon صاحب پانچ سال بعد جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہر قوم کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہیں۔ جلسہ کی جگہ اب چھوٹی ہوگئی ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعت جرمنی نے اتنی جلدی ترقی کر لی ہے۔ خاکسار 5 سال بعد شامل ہوا ہے اس لئے تقریب بیعت میں جو روحانی ماحول تھا خاکسار کو اس کی ضرورت تھی تا کہ روحانیت میں اضافہ کر سکوں۔

☆ کوسووو کے Besmir Yvejsia صاحب جو کہ اسلامی سائنس کے ماہر ہیں، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تقاریر کے موضوعات عین وقت کی ضرورت کے مطابق تھے اور تمام سوالات کے جوابات ان میں موجود تھے۔ تقاریر بہت عمدہ طور پر کی گئیں اور ہماری زبان میں ان تقاریر کے تراجم کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ حضور انور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ حضور انور کی باتیں اور اقوال آپ کے مبارک وجود کی عکاسی کرتے ہیں۔ آج کے دور میں ایسے وجود ملنا ناممکن ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔

☆ کوسووو کے وفد میں ایک فزکس کے پروفیسر Arber Zeiqiraj صاحب بھی شامل تھے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور ان کی ضروریات کا پورا کیا جانا ناممکن سا لگتا تھا۔ جلسہ میں شامل ہو کر تمام انتظامات کو بغور دیکھا کہ کس طرح ہر چیز ایک نظام کے ساتھ چل رہی ہے اور ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ہر ایک کام کے لئے ایک خادم مقرر تھا۔ لنگر میں جانے کا اتفاق ہوا، وہاں ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور معلوم ہوا کہ وہ پچھلے 22 سال سے پیاز چھیلنے کا کام کر رہا ہے۔ اور پچھلے 22 سال سے اس کے پاس ایک ہی چھری ہے جس سے وہ پیازوں کو کاٹتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس چھری کو اس لئے استعمال کرتا ہوں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اسے پکڑا تھا۔

☆ ایک اور دوست Arber Zeiqiraj صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ کا مکمل انتظام صرف اور صرف خلافت کی محبت ہی کی وجہ سے ہے کہ ہر چیز میں ایک یکجہتی نظر آتی ہے۔

Kosovo کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات بارہ بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں